

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 30 مارچ 2004 بمطابق 8 صفر 1425 ہجری صحیح دس بجکر چھبیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ه بسم الله الرحمن الرحيم ه
يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا
تَعْمَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ لَا
يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ لَوْ أَنْزَلْنَا
هَٰذَا الْقُرْءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَلُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝

(ترجمہ): اے ایمان والوں! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (یعنی فردائے قیامت) کے لئے کیا (سامان) بھیجا ہے اور (ہم پھر کہتے ہیں کہ) خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلادیا تو خدا نے انہیں ایسا کر دیا کہ خود اپنے تمہیں بھول گئے۔ یہ بدکردار لوگ ہیں اور اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں۔ اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں اور اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دباور پھٹا جاتا ہے۔ اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں۔

تعزیت

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ددے اسمبلی د سابقہ سپیکر، حبیب اللہ خان ترین صاحب مور پہ حق رسیدلے دہ، زما بہ درخواست وی مولانا صاحب تہ چہ د ہغوی پہ حق کین د مغفرت دعا او کړی۔

جناب سپیکر: مولانا عبد الرازق صاحب، حبیب اللہ ترین صاحب زمونږہ ددے معزز ایوان سپیکر وو، د ہغوی والدہ پہ حق رسیدلے دہ۔ د ہغوی پہ حق کین دعا او کړی۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی)

رسمی کارروائی

مولانا نظام الدین: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، جناب نظام الدین صاحب۔

مولانا نظام الدین: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ تاسو تہ معلومہ دہ چہ زمونږہ پہ سوات کین او شاید چہ بونیر کین بہ وی یا بہ نہ وی، د تہیکیدارانو ہر تال دے۔ درے خلور پیرے اشتہارات او شول او ہغہ بالکل دغسے بیا ہیخ خوک درخواست داخل نہ کړی نو لږ ډیر خہ سکیمونہ چہ زمونږ کوم منظور شوی دی، ہغہ ہم دغسے پہ خطرہ کین دی۔ اوس چہ یرہ جون ہم نزد دے، دا کارونہ بہ زمونږ دغسے خراب شی نو زما دا درخواست دے ستاسو پہ توسط سرہ چہ زمونږہ حکومت پہ دے کین د ہغوی سرہ پہ سنجیدگنی سرہ کینی، د تہیکیدارانو چہ خہ مسئلہ وی، ہغہ د واوری۔ کہ د ہغوی خہ جائز مطالبہ وی، ہغہ د حل کړی چہ زمونږ دا کارونہ روان شی۔ د دے د پارہ زہ ستاسو د خصوصی توجہ طلبگار یم چہ تاسو خصوصی توجہ ور کړی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر شاہ صاحب۔

جناب سپیکر: صحیح شہ۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب!

محترمہ سرین خٹک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: امان اللہ حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر! پروں جی د یونیورسٹی د سکولونو پہ فیس کبن د اضافے بارہ کبن پورہ تفصیلی خبرہ مونہہ کرے وہ او منسٹر صاحب یقین دھانی ہم را کرے وہ خود ماتہ بنکاری چہ ہغے کبن خہ پیشرفت نہ دے شوے نو زہ جی خان پوہہ کول غوارم چہ د ہغے مسئلے خہ چل او شو؟

جناب سپیکر: بنہ جی، ذا کر اللہ خان۔

ڈاکٹر ذا کر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ دے اسمبلی کبن جی، مخکبن یو کال اٹنشن نوٹس دے ملگرو پیش کرے وو او خاصکر نادر شاہ صاحب خو تاسو تہ وئیلی وو، ربانی صاحب ہم ناست وو، وئیل ئے چہ د حیا او ایمان نہ خلاص شو۔ ہغہ کوم روڈ چہ د تحت بھائی نہ لہ لاندے کچہ پاتے دے او ڊیرے زیاتے دوڑے پکبن وی، چہ بل سائڈ نہ گا ڊے راخی نو شوک ئے وینی ہم نہ نو پہ ہغے تاسو دلته زما خیال دے رولنگ ور کرے وو چہ پہ دے روڈ باندے بہ چہر کاؤ کوی، اوبہ بہ پرے سحر چہر کاؤ کیری چہ دا دوڑے نہ وی او د ایکسپڈنٹونو خطرہ نہ وی او ورسرہ جی، د مظفر سید صاحب یو کال اٹنشن نوٹس باندے، چہ د بت خیلے او د تیمر گرے پہ روڈ کبن ڊیرے زیاتے کھدے دی، ہغے باندے ئے کار بالکل بند کرے دے چہ ہغہ پرے لہ ستارت کری نو مہربانی بہ وی جی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: دا مسئلہ جی، زمونہ دلہ زاک روڈ باندے ہم دہ۔

نکتہ اعتراض

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! زما پہ خیال باندے مونہہ ستاسو د شرافت نہ او ستاسو د دے بنہ والی نہ او ستاسو د دے خلوص او مہربانی نہ، زما

جناب سپیکر: نہ جی، Practice جو رول نہ دی پکار۔

Mr. Bashir Ahmad Bilour: With permission of the Chair-----

جناب سپیکر: د عبد الاکبر خان صاحب دا عرض وو چہ Practice دا نہ دی جو رول پکار۔ مونہ دغہ کوؤ، انشاء اللہ دومرہ سختی بہ نہ کوؤ۔-----

جناب بشیر احمد بلور: لبرہ مہربانی بہ کوئی، زمونہ دلته مسائل دی۔-----

جناب عبد الاکبر خان: جناب سپیکر! آسانے لارے شتہ دے جی۔ You can amend the rules چہ ہغہ Five 'Call Attention Notices' per day چونکہ د ممبرانو تعداد زیات شو، خیر دے جی ہغہ Seven تہ کری، Eight تہ ئے کری، چہ تعداد زیات شونو زیاتو کسانو تہ بہ موقع ملاؤ شی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسمائے گرامی ہیں:

جناب شاہ راز خان، ایم پی اے، آج کیلئے، محترمہ ڈاکٹر سیمیں محمود جان، ایم کی اے، آج کیلئے، جناب نثار صفدر، ایم پی اے، آج اور کل کیلئے، جناب حفیظ اللہ علی زئی، ایم پی اے، آج اور کل کیلئے اور جناب خالد وقار،

ایم پی اے، آج کیلئے۔ Is it desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

تحریر استحقاق

Mr. Speaker: Item No.4 'Privilege Motions'. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, and Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move their identical privilege motions Nos. 89, 96 and 97 in the House. Mr. Pir Muhammad Khan, please.

جناب پیر محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ محترم جناب سپیکر صاحب! "میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ہم ممبران صوبائی اسمبلی ضلع شانگلہ نے تعمیر سرحد پروگرام کے تحت جو سکیمیں محکمہ لوکل گورنمنٹ کو دی تھیں، محکمہ پی اینڈ ڈی کے اہلکار شیر افضل نے

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): د منسٹر صاحب د ذات متعلق خبرہ دہ او زما خیال دے منسٹر صاحب موجود دے خوشہ د کار سلسلہ کنس بھر دے، چہ خنگہ ہغہ راشی-----

جناب سپیکر: ترہغے پورے ئے Pending اوساتو؟

وزیر صحت: او جی، ترہغے پورے ئے Pending اوساتئ۔

جناب سپیکر: بنہ جی، Kept pending till the Minister comes to the House.

Next-----

(اس مرحلے پر وزیر بلدیات ایوان میں داخل ہو گئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب!-----

(شور)

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب اور جمشید خان نے محکمہ بلدیات اور آپ کے خلاف پریولینج موشن move کیا ہے، آپ کو کا پی ملی ہے؟

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! کل میری پیر محمد خان صاحب سے بات بھی ہوئی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ Water supply and sanitation کی Rehabilitation پروگرام اور Repair کے سلسلے میں یہاں پر Announcement ہوا تھا، اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ جناب سپیکر! انہوں نے سکیم کافی دن پہلے Submit کی تھی اور یقیناً ابھی تک اس پر عملدرآمد شروع نہیں ہوا لیکن اس ضمن میں نوٹیفیکیشن کیلئے چونکہ میں دفتر نہیں جاسکا، کل بھی میں نہیں تھا اور آج بھی نہیں جا

I will ensure that notification should be issued by today or by tomorrow or if it had already been issued, let me check, it will be notified according to my address in the Provincial Assembly.

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، جمشید خان۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر،-----

جناب سپیکر: میرے خیال میں-----

جناب جمشید خان: یو عرض او کرم جی؟

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب جمشید خان: دے تعمیر سرحد باندے، زما پہ خیال، پہ 13 یا 14 تاریخ باندے بحث شوے وو۔ ماتہ پہ 22 باندے چھٹی ملاؤ شوے دہ چہ ستا سکیمونہ کت شول۔ تا سوتہ معلومہ دہ چہ دا ڀیر گران پروسیجر دے، دہغے نہ تیروخی۔ اوس دا سکیمونہ چہ دوه زما کوم Drop شول، دے کبن بہ خان لہ دوه درے میاشتنے لگی۔ مونرہ ټولو خو جی، دا درخواست کرے وو چہ دا پروگرام ورلہ آسان کرئ، دا طریقہ ورلہ آسانہ کرئ۔ آسانہ خونہ شوہ، یو د Contingency متعلق خبرہ چہ دہ ہغہ ہم ہغسے پکبن دہ، لا ہیخ خہ خبرہ پہ ہغے نہ دہ شوے۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب!

وزیر بلدیات: جناب سپیکر، بالکل جو تکلیف دہ اور مشکل مرحلہ تھا، اس کا ہمیں احساس تھا۔ پچھلے سال کے تعمیر سرحد پروگرام کے سلسلے میں جو ہمیں مشکلات ہوئی ہیں اور جو اس ضمن میں اس Experience سے، The experience whatever we gained last year، ہم نے اسے اس روشنی میں ٹھیک کیا ہے اور اسی لئے میں نے یہاں پر جو کہا کہ اس کا نوٹیفیکیشن بھی Issue ہو جائیگا کہ اب تعمیر سرحد کے سلسلے میں ممبران صوبائی اسمبلی DDC کی میٹنگ جو وہاں پر Chair کر سکیں گے، خود صدارت کر سکیں گے اور ان کو معلوم ہو سکے گا کہ اگر کوئی سکیم ان کی Withdraw وہاں پر ہوتی ہے یا وہاں پر Reject ہوتی ہے، Duplication کے حوالے سے یا کوئی ایسا، وہاں پر Already خود پروگرام چل رہا ہے، تو فوری طور پر وہ اس کو Replace کر سکیں گے اور میں نے یہاں پر یہ بھی کہا تھا کہ اگر ایک سکیم کے اندر وہ تبدیلی کرنا چاہیں تو ان کو Provincial Steering Committee سے منظوری لینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ وہیں پر ڈی سی او کو ایک سکیم کا Authorise ہم کر دینگے اگر وہ اس کے اندر تبدیلی کرنا چاہیں گے۔ ہماری یہ کوشش ہوگی اور میں نے اس سلسلے میں محکمہ بلدیات کے سیکرٹری اور تمام سٹاف کو، ڈی سی او کو یہ ہدایات جاری کر دی ہیں اور میں اس کو Ensure کرونگا کہ وہ نوٹیفیکیشن آج ایشو ہو جائے اور میں نے یہاں سے Proceedings بھی منگو کر سیکرٹری بلدیات کو یہ ہدایات جاری کر دی ہیں کہ فوری طور پر اس کا نوٹیفیکیشن جاری کریں اور جتنا بھی سسل ہو، بالخصوص

جناب سپیکر: ہم اس پر میٹنگ کریں گے۔

جناب پیر محمد خان: تو لوکل گورنمنٹ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نوٹیفیکیشن بھی ہوگا اور میٹنگ بھی کریں گے۔

جناب پیر محمد خان: تو میٹنگ کیلئے ٹائم دیدیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ (شور) پلیز منسٹر صاحب کو Explain کرنے دیں نا۔

وزیر بلدیات: پیر محمد خان صاحب نے جو بات کی ہے، اس ضمن میں کسی بھی Hurdle کو We will

not tolerate any hurdle خواہ پی اینڈ ڈی کی طرف سے ہو، کسی بھی طرف سے ہو، یہ آپ کے

سامنے Commitment ہے۔ یہ آپ کا حق بنتا ہے، یہ آپ کا استحقاق ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کے سوا اور، بس ٹھیک ہے Not pressed, next۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: منسٹر صاحب نے بہت اچھی یقین دہانی کرائی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس پر عمل

کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ ادا کریں۔

جناب پیر محمد خان: میں شکر یے کے ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ اس پر عملی طور کام کرایا جائے۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب، آپ تشریف نہیں لائے تھے۔ عبدالاکبر خان صاحب نے

Rules quote کئے ہیں، اب ہمیں قواعد و ضوابط پر چلنا ہوگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ بات تو ہو گئی ہے۔ انہوں نے جس طریقے سے تفصیلی یقین دہانی، آپ کے تو

ضلع کا بندہ ہے۔۔۔۔۔

جناب قلندر خان لودھی: نہیں جی، آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلی دفعہ

ہمارے ساتھ یہی ہوا تھا۔ فنڈز Lapse ہو گئے تھے۔ اس دفعہ درانی صاحب اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب! یہ تلخ تجربہ اس معزز ایوان کو، Including اس Chair کو

ہوا تھا۔ منسٹر صاحب نے خود محسوس کیا ہے۔ انشاء اللہ اس سال وہ تاخیر نہیں ہوگی۔

جناب قلندر خان لودھی: جی، اب ہمارے کیسز سارے ڈی جی کے پاس پڑے ہوئے ہیں، 31 کو اس

نے میٹنگ رکھی ہے۔

Mr. Speaker: Next item, Adjournment Motions. Zakir Shah Sahib.

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: ددوئی خبرہ خو پہ خپل خائے باندے بالکل صحیح دہ سر، خو بعضے تائم کبن مونر کال اتینشن جمع کرو، هغه ډیر لیت شی۔ دا مسئلہ ډیره Serious مسئلہ دہ او خلقوتہ، تا سو یقین ساتی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا جی، کمیٹی پہ دے جوړه دہ۔ اسمبلی سیکرٹیریٹ ته زه دا وایم چه هغوی د هغه زر زر میتنگونه او کړی او خپل Recommendation د ور کړی په دے سلسله کبن۔

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: لوکل گورنمنٹ منسٹر سره دا وی کنه جی، زمونر دا تیوبویلز دلته کبن لوکل گورنمنٹ سره دی۔ لوکل گورنمنٹ سره دی، تاؤن سره دی۔ یہ تیوب ویلز خراب ہیں۔ سردار احمد جان کالونی کا اور یوسف آباد کا اور ابھی تک ایک بھی نہیں، ڈیڑھ مینہ ایک کا ہو گیا ہے اور میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، پلیز، منسٹر صاحب، یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: پھر تو میں چلا جاؤنگا۔

وزیر بلدیات: میں ان سے پوچھنا چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، میں کرسی چھوڑ دوںگا۔

(تالیاں)

وزیر بلدیات: جناب سپیکر، میں معذرت چاہتا ہوں لیکن میں ان سے یہ پوچھنا چاہ رہا تھا، میرے بالکل سائڈ میں بیٹھتے ہیں اور صبح ہماری پارلیمانی پارٹی کی بھی میٹنگ ہوتی ہے اور وہاں پر ٹیلیفون پر بھی بات ہوتی ہے۔ کم از کم میرے نوٹس میں لائیں تو سہی، اور پھر انشاء اللہ اگر یہ پبلک ہیلتھ کا ہے تو ان کو ہم Advise کریں گے اور کریں گے جی، ان کا کام نہیں ہوگا تو کس کا ہوگا؟

تخاریک التواء

Mr. Speaker: Jee, next item. Item No.5 Adjournment Motions:
Mr. Abdul Majid Khan, MPA, Dr. Muhammad Saleem, MPA,

جناب سرفراز خان: داد یونین کونسل پہ سطح جی، دا مونبر پیش کرے وو مخکین او دا کونسل وائز شوی دی جی۔ زما پہ علاقہ کبن چہ کوم پنخہ کونسلے دی پہ هغے کبن یو جینٹی اوسه پورے نشته دے لوکل۔ د یو کال راسے زمونبر غونڊ سکولونہ خالی دی۔ مونبر منسٹر صاحب ته هم دا ریکویسٹ کرے وو خکھ چہ د صوابٹی، د کالو خان یا د بل خائے نه جینٹی راشی هغه دوہ ورخے هلته نه تیروی نوز مونبر سکول بیا خالی پروت وی۔ دا خلے امتحانونه هم او نه شول نو یو کال خو مونبره دا سختے تیرے کرے که بیا پکبن د یو خائے او د بل خائے نه راخی نو بیا به بل کال هم مونبره سختے تیروؤ۔ نوزہ دا ریکویسٹ کوم چہ خصوصی طور سره د گدون کبن صرف د گدون جینٹی واغستے شی چہ هغوی هلته کبن خپله دیوتی او کرے شی او دے بچو ته خه او بنائی جی۔

جناب سپیکر: یا سمین خان صاحبہ۔

محترمہ یا سمین خان: جی، جناب سپیکر! پی ٹی سی کی بھرتیوں کا جو اشتہار آیا ہے۔ یہ بالکل یونین کونسل کی سطح پر، کہتے ہیں کہ اب ہم کرینگے کیونکہ محلے نے ایک واضح پالیسی بھی بنائی ہے جس کے مطابق Transfer, Adjustments جولائی کے مہینے میں کرینگے۔ لیکن مانسہرہ میں 8 مارچ کو ٹرانسفرز اور ایڈجسٹمنٹس ہوئی ہیں۔ اور میں حیران ہوں کہ پابندی کے دوران یہ ٹرانسفر آرڈرز کیسے ہوئے ہیں۔ اور ڈی سی او سے اس کی Approval کس طرح لی گئی ہے۔ اب اس ٹرانسفر آرڈرز کی وجہ سے یونین کونسل میں جو تھوڑی سی پوسٹیں خالی تھیں، وہ بھی ان ٹرانسفرز کی وجہ سے Fill ہو گئی ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ ہمارے حلقے میں، حلقہ پی ایف 55 میں کچھ یونین کونسلز ایسی ہیں جن میں چند سیٹیں خالی تھیں۔ وہ بھی ان ٹرانسفرز کی وجہ سے ہو گئی ہیں۔ اب وہاں کے جو Trained Teachers ہیں، ان کے ساتھ یہ نا انصافی ہے، ان کی حق تلفی ہوئی ہے۔ لیکن میں حیران اس بات پر ہوں کہ اگر منسٹر صاحب بے خبر تھے تو وہ کیوں بے خبر تھے اور اگر باخبر تھے تو انہوں نے اس پالیسی کے (تالیاں) اور اگر وہ باخبر تھے تو ایک کام جو پالیسی کے خلاف ہو رہا تھا، اس کے خلاف ایکشن کیوں نہیں لیا؟

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! ایک منٹ لیتا ہوں اس میں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ آپ بیٹھ جائیں۔ آپ بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔ بالکل، بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب! یہ Admission کے لئے پھر جب Mover move کر لیں۔۔۔ تو منسٹر جواب دے دیں۔ اگر وہ مطمئن نہیں ہیں تو پھر اس کے بعد میرا، قواعد کے مطابق یہ راستہ ہے کہ میں ہاؤس کو Put up کروں اور اسے ڈسکشن کے لئے Admit کر دیں۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر تعلیم: بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ زمونبرہ د صوابی دے دریو ایم پی اے گانوچہ کومہ خبرہ د پی تی سی بارہ کبں کپے دہ جی، زہ خو حیران یمہ جی چہ یو خل د اسمبلی متفقہ قرارداد پہ دے باندے راغے، متفقہ قرارداد پہ دے باندے پاس شو۔ امیر زادہ خان صاحب خون نہ دے موجود، ہغہ پیش کپے وو او دا زمونبرہ نظام الدین صاحب ہم، او زمونبرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر تعلیم: دوئی متفقہ قرارداد پہ دے باندے راو پے وو او دا خبرہ دلته ڈسکس شوے وہ جی۔ د ہغے نہ وروستو، متفقہ قرارداد نہ وروستو بیا زمونبرہ رولز بدل کپی دی، رولز مو Change کپی دی او دے کبں چہ خنگہ زمونبرہ سرفراز خان صاحب خبرہ او کپہ، بنیادی خبرہ دا وہ چہ زمونبرہ د ایبٹ آباد، د کوهستان او د ہتگرام میرت نہ شو برابر ولے۔ دے خائے نہ بہ خلق بھرتی شول، ہغہ خلق بہ راغلل، کہ پہ ایس ای تی کبں بہ وو، یا پی تی سی کبں، بیا بہ ئے ہلتہ نہ حاضری کولے۔ دا تہولے خبرے بار بار پہ ایوان کبں راغلی دی چہ ہغہ خلق لا پر شی ہلتہ کبں او چاسرہ خبرہ او کپی، خپلے حاضری لکوی او تنخواہ اخلی جی۔ نو زمونبرہ د یونین کونسل دا میرت دوئی د پارہ جوپ کپو چہ یو خو ہغہ بنیادی خلق پہ خپلو خپلو کورونو کبں بہ وی او ہغہ خائے بہ ورتہ جاب ملاؤشی۔ دویمہ خبرہ پہ ہغے کبں دا دہ چہ تبادلے بہ ہم روزانہ نہ وی جی، حاضری بہ ہم دا استاذانو یقینی وی، نو پہ دے کبں بنیادی خبرے دا وے جی۔ پہ دے باندے بحث شوے دے، بیا د ہغے نہ وروستو پہ رولز کبں ترمیم شوے دے او د ہغے نہ

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Next item. Item No.6 Call Attention Notices: Mrs. Muniba Shahzada Mansoor ul Mulk, MPA, to please move her Call Attention Notice No.613, in the House. Mrs, Muniba Shahzada Mansoor ul mulk, MPA, please (Absent, lapsed). Mr. Amir Rehman, MPA, to please move his Call Attention Notice No.672 in the House. Mr. Amir Rehman, MPA, please.

جناب امیر رحمان: محترم سپیکر صاحب! " میں آپ کی توجہ ایک اہم، فوری اور حل طلب مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو گورنمنٹ کالج آف کامرس صوبائی میں سٹاف کی کمی سے متعلق ہے۔ اس کالج میں لیکچرارز کی پانچ آسامیاں خالی ہیں۔ ضلع صوبائی میں یہ واحد کامرس کالج ہے۔ طلبہ کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اکاؤنٹنگ، کمپیوٹر سائنس اور اردو ٹیچرز کی فوری اور اشد ضرورت ہے۔ طلبہ میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا کالج مذکورہ کیلئے فوری طور پر مطلوبہ سٹاف فراہم کیا جائے "۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر تعلیم: بسم اللہ حمد الرحیم ہ۔ سپیکر صاحب! شکریہ ادا کوؤ۔ کامرس کالج زمونہ ملک ظفر اعظم صاحب سرہ دے۔ ہغہ اوس موجود نہ دے او امیر رحمان صاحب چہ کومہ خبرہ او کرلہ جی، دا زما ہم پہ نوٹس کبن وہ، او ملک صاحب سرہ ما پہ دے باندے مستقل خبرہ ہم کرے دہ۔ ہغوی وعدہ کرے دہ چہ زہ درتہ ستاف در کومہ۔

Mr. Speaker: Next, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her Call Attention Notice No.691 in the House. Mrs. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! " میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ صوبہ سرحد سے جو افسران دوسرے صوبوں یا مرکز کو تبدیل ہو چکے ہیں تو ان کے سرکاری مکانات دوسرے سرکاری ملازمین کو الٹ ہو چکے ہیں لیکن تبدیل شدہ افسران کئی مہینوں سے ان گھروں کو خالی نہیں کر رہے بلکہ ان کے گھروں میں ان کے رشتہ دار رہائش پذیر ہیں جس کی وجہ سے سرکاری افسران، جن کو گھراٹ ہو چکے ہیں، ان کو کئی پریشانیوں کا سامنا

کرنا پڑ رہا ہے"۔ جناب سپیکر، اس میں تھوڑی سی یہ بات بھی کرونگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ہو گئی، آپ کی تقریر تو کال انٹینشن میں آگئی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: نہیں سر، اس میں سب سے بڑی بات جو میں کرنا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ جو افسرانہماں سے تبدیل ہو جاتے ہیں ان کے پاس دو دو گھر موجود ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جہاں پر وہ جاتے ہیں تو وہاں پر بھی گھرا لٹا کر دیتے ہیں اور یہاں پر بھی جو ان کے پاس گھر ہوتے ہیں وہ انہوں نے یا تو رشتہ داروں کو دیے ہوتے ہیں یا پھر آگے انہوں نے کرایہ پر دیے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ یہ پورے صوبے کے سرکاری ملازمین کے ساتھ Related مسئلہ ہے تو میں چاہونگی کہ میں اس کی بحث میں نہ پڑوں۔ میرے جو ساتھی ہیں وہ بھی اس پر بات کرنا چاہیں گے تو اس کو جناب سپیکر، سیشنل کمیٹی کے سپرد کیا جائے کیونکہ میں اس پر باقاعدہ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: سر، مجھے بات تو Complete کرنے دیں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker we support this.

(شور)

(اس مرحلے پر بہت سے اپوزیشن کے اراکین کھڑے ہو کر اس کی تائید کرنے لگے)

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جی، تھینک یو۔

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر، میرا جواب آنے سے پہلے ہی سپورٹ شروع ہو گئی ہے تو اس پر ایک شعر عرض کر رہا ہوں کہ۔

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد نہیں ہے داد کا طالب یہ بندہ آزاد

(تالیاں / قطع کلامی)

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب، ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں اگر شعر میں کہہ سکتی ہیں تو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزئی: سر، میں کہتی ہوں کہ:

وہ مجھے قتل نہ کرتا تو کچھ ہی دیر کے بعد میں اس کے گھر کا دیا بھی جلانے والی تھی
(تھقے/تالیاں)

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب، آپ بھی شعر میں جواب دیں گے۔ (تھقہ)
وزیر بلدیات: میرے خیال میں تھوڑی سی Relevant بات ہو جائے۔ جناب سپیکر،-----
جناب مشتاق احمد غنی: شعر میں جواب دیں۔

وزیر بلدیات: میں شعر پر آؤں گا تو پھر ہم کچھ عرض کریں گے تو ان کو شکایت ہوگی۔ اس وجہ سے میں شعر کو Avoid کرنا چاہوں گا۔ جناب سپیکر، بالکل جس طرح محترمہ نگہت یا سمین صاحبہ نے کہا ہے، بالکل ٹھیک کہا ہے کہ گورنمنٹ کی 24 اکتوبر 1994 کی جو پالیسی ہے، اس کے تحت کوئی بھی آفیسر جب یہاں سے تبدیل ہوتا ہے تو وہ تین مہینے تک یہاں پر رہائش رکھ سکتا ہے لیکن یہاں پانچ ایسے افسران موجود ہیں جو ابھی تک نہیں کر سکے اور اس کی وجہ وفاقی گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ جب تک دوسری جگہ پر، تبادلہ کی جگہ پر ان کو متبادل رہائش نہ مل جائے، اس وقت تک یہ رہائش Retain کر سکتے ہیں۔ یہ وفاقی گورنمنٹ کی پالیسی ہے اور اس کے تحت پانچ افسران ایسے ہیں جنہوں نے مکانات خالی نہیں کئے ہیں لیکن اسٹیٹ آفس ان کو Pursue کر رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اسٹیٹ آفس اس سلسلے میں نہایت ہی مستعد ہے اور کوئی بھی آفسر ٹرانسفر ہونے کے تین مہینے تک، یہ رولز کے تحت الاٹمنٹ پالیسی ہے، یہ 24 اکتوبر 1994 کی پالیسی ہے تو تین مہینے تک وہ رہائش رکھ سکتا ہے۔ پانچ افسران ایسے ہیں جن کے پاس ابھی بھی رہائش وہاں پر ہے، جو انہی ان کو متبادل وہاں پر رہائش مل گئی، اگر محترمہ یہ سمجھتی ہیں کہ ان کو وہاں پر رہائش مل گئی ہے اور یہاں پر بھی انہوں نے Retain کی ہے تو وہ ہمارے نوٹس میں لائیں، ہم ان پانچ افسروں سے یہاں فوری طور پر خالی کروائیں گے۔ کوئی ایسا Particular case ہو تو ہمارے نوٹس میں لائیں اور یہ چیز غلط ہے، اگر کوئی Irregularity ہو رہی ہے تو ہم اس کو دور کرنے کے لئے تیار ہیں، وہ ہمارے نوٹس میں لائیں۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر، اس میں سیناریو کی بھی بات آجاتی ہے۔-----

جناب سپیکر: جو بھی Irregularity ہے آپ-----

اچول شروع کړی وو جی۔ زمونږ صرف او صرف د دے په ځائے باندے جی خدشات موجود دی۔ چه دے ته کوم ځائے خوښ کړے شوه دے جی، زمونږ دا خیال دے چه دا د دے پراجیکټ دپاره موزؤں نه دے۔ دا د 45 کروږ روپو پراجیکټ دے، د نوبنار ضلعے دپاره او دا کټیگری اے هسپتال چه به جوړیږی، په دے کښ به 26 Facilities ورکوی او د دے دپاره چه کومه ایریا به پکار وی، هغه چوده لاکه ساټه هزار سکونر فټ Covered ایریا د دے دپاره پکار ده۔ چوده لاکه ساټه هزار سکونر فټ جی تاسو پانچ هزار چار سو چالیس باندے تقسیم کړئی یعنی په یو کنال ئے تقسیم کړئی نو دا دوسو انهتر سکونر کنال Covered area د دے نه جوړیږی۔ د دے دپاره چه کوم ځائے خوښ کړے شوه دے هغه په کاغذونو کښ سرکاری ځائے دے او هغه په کاغذونو کښ ایک سوا کتھر کنال دے خو په موقع باندے هغه ځائے چه دے، کوم خالی ځائے چه دے وخت کښ موجود دے، هغه تقریباً څه ایک سو تیس کنال خوا و شاد دے، دهغه وجه دا ده چه د هغه ځائے په مینځ کښ د فوډ ډیپارټمنټ گودامونه موجود دی او هغه گودام چه دے، هغه د پراونشل فوډ ډیپارټمنټ هم نه دے، هغه د پاسکو گودامونه دی او پراونشل گورنمنټ سره هغه په لیز دی۔ بل دے سره سره چار چاپیره د دے نه سرک دے او یو طرف ته ئے سیند دے، د نوبنار قبرستان په دے کښ Encroachment کړے دے او عجیبه خبره دا ده چه د دے په چار دیواری باندے کار شروع دے خو تر اوسه پورے د فوډ ډیپارټمنټ هغه گودامونه په خپل ځائے باندے موجود دی۔ زمونږ معزز فوډ منسټر صاحب ناست دے، هیلتھ منسټر صاحب ناست دے، مونږ ته د هغوی دا او وائی چه دا گودامونه، منصوبه باندے کار شروع کیږی لگیا دے خو تر اوسه پورے گودامونه Demolish شوی نه دی او مونږ ته به فوډ منسټر صاحب -----

جناب سپیکر: خلیل عباس خان! خلیل عباس خان! تاسو سره د رولز کتاب شته دے؟ د کال اټینشن نوټس دا رول 52 B دے "No debate on the statement.-There shall be no debate on such statement at the time it is made but each member in whose name the item stands in the list of business may, with the permission of the Speaker, ask a question." تاسو مطلب دا دے دغه او کړو، اوس منسټر صاحب ته-----

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب، یو خو جی کہ تاسو ماتہ اجازت رو کوئی جی نو ہغہ ستا سو خوبنہ -----

جناب سپیکر: ما خو اجازت در کرے دے، کال اٹینشن -----

جناب خلیل عباس خان: ما خو لا خپلہ خبرہ مکمل کرے نہ دہ جناب، زہ خو خپلہ خبرہ کومہ جی -----

جناب سپیکر: تاسو تہ زہ د دے رول حوالہ، چہ لڑ مختصر کرئی کنہ۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب، زہ ہم ہغہ خپلہ خبرہ کومہ د دے نوعیت، د دے معزز ہاؤس مخے تہ ئے کیردم، زہ خو خہ د دے پراجیکٹ نہ خہ Irrelevant خبرہ نہ کومہ -----

جناب سپیکر: بیا پہ دے باندے دا پکار و وچہ ایڈ جرمینٹ موشن در اوڑے وے۔

جناب خلیل عباس خان: زہ خو جناب، ڈیر Precise خبرہ کومہ لگیایمہ۔ زہ خو ستا سو مخے تہ یو داسے مسئلہ کیردم لگیایم چہ د کومے دے تہولے صوبے سرہ تعلق دے۔

انجینئر محمد طارق خٹک: سپیکر صاحب، زہ بحیثیت دایم پی اے د خلیل عباس دا کال اٹینشن سپورٹ کومہ او کہ بیا ستا سو دغہ وی، لکہ پہ دے باندے بل خہ راوڑل وی، خو دا چہ خنگہ دوئی وائی نومونزہ تہول د نوبنار ایم پی ایز بلکہ یو خو ایم این ایز ہم پہ دے کبن Involve دی، چہ دا خبرہ اوشی خکہ چہ دا ڈیر لوئے ہیوی پراجیکٹ دے۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب، زہ خبرہ مکملہ ووم جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب، زہ دا عرض کومہ جی، چہ پہ دے نوبنار کبن، چہ کلہ نوبنار ضلع شوہ جی، نوبنار ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کمپلیکس ہم پکبن -----

جناب سپیکر: آرڈر پلینز، پیر محمد خان صاحب پلینز۔ جی، خلیل عباس خان، خلیل عباس خان۔

جناب خلیل عباس خان: دا زما حلقہ ده ځکه چه جی نوبنار ضلع شوہ۔ د دے دپاره 1600 کنالہ زمکه د دسترکت هیڈ کواتر کمپلیکس دپاره هغه وخت کبن اغسته شوی وه، هغه زمکه بالکل په جی تی روڈ باندے موجوده ده۔ زما دا استدعا ده چه نوبنار، زمونږ دا نوبنار د ضلعے زره دے نو هلته اوس هم یو دسترکت هیڈ کواتر هسپتال موجود دے او د دے ځائے نه، چه کوم ځائے کبن حکومت دا هسپتال جوړول غواړی، صرف د دولس دیارلسو منټو په فاصله باندے په شیخ ملتون کبن Already یو کتیگری اے هسپتال موجود دے۔ سپیکر صاحب، نن خو به تاسو په 130 کنال باندے 269 کنال Covered area هسپتال جوړه کړی څو که سبا په دے کبن Future extension کبیری، په دے کبن دوه وار په نور جوړبیری، لیډی ریډنگ هسپتال ته او گورئی، گوراؤ د زمانے نه جوړ دے خواوس هم پکبن وار په ونه جوړبیری، که سبا دے کبن Future extension کبیری نو دهغه دپاره که حکومت سیکشن فور هم کول غواړی، په زبردستی هم د چا نه زمکه اغستل غواړی، نه ئے شی اغسته، ځکه چه درے طرف ته ئے روڈ دے او یو طرف ته ئے سیند دے بیا به څه کوی؟ دهر یو ټاؤن پلاننگ چه کبیری دهغه جی څه ضابطے وی، څه 30% نه 40% پورے هغه کبن خالی ځایونه وی، په 130 کنال باندے به څنگه تاسو 269 کنال جوړوئ؟ بل دهغه Cost، ډبل، ټرپل ستوری به هغه جی ډیزائن کبیری، دهغه چه کوم Project cost دے، هغه به دیو نه په درے باندے سیوا شی جی نو زما دا استدعا ده چه گودامونه موجود دی سائیت Vacate شوی نه دے او هلته کار هم شروع شوی دے نو مونږ ته خود ورمبه هیلته منسټر صاحب او وائی چه دا گودامونه به په کوم تاریخ باندے غورزبیری او د دے گودامونو په Demolishing پراونشل گورنمنټ به یعنی هیلته ډیپارټمنټ به فوډ ډیپارټمنټ ته د دے څومره پیسے ورکوی؟ دیو اندازے مطابق تقریباً ساړه پانچ کروړ روپے به هیلته ډیپارټمنټ فوډ ډیپارټمنټ ته د هغه گودامونو Demolishing جمع کوی۔ سپیکر صاحب، که داسے ئے گورئی نو هم زمونږ د صوبے نقصان دے، پیسہ زمونږ د صوبے پیسہ ده، غریبه صوبه ده، که دهیلته نه فوډ ته ځی او که د فوډ نه هیلته ته ځی نو سپیکر صاحب،

یو ځائے موجود دے زما دا استدعا ده چه مهربانی او کړئ هغه ځائے او گورئ،
د دسترکت هیډ کواټر دپاره اغسته شوم دے، اوس دا دے جوډیشل کملیکس
ته پکښ دو سوه کناله زمکه الات شوه او جی تی روډ باندے دے۔ مهربانی
او کړئ په دے باندے غور او کړئ او په دے باندے نظرثانی او کړئ۔

جناب سپیکر: هیلتھ منسټر صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: جناب سپیکر صاحب! زه په حیثیت ایم پی اے د نوبنار، د
دے خبرے تائید کومه۔ زه دا نه منم چه د نوبنار نه د دا هسپتال بل ځائے ته لاړ
شی۔ دا نوبنار مرکز دے او دا څومره ایریا چه Coverه شوم ده، دا بالکل
برابر ده او پوره ده مونږه دپاره۔ چه بیا دغه کیری نوالله پاک به نور اسباب
پیدا کړی خو زه دا نه غواړم چه د نوبنار نه د دا هسپتال بل خوا لاړ شی۔

انجینئر محمد طارق څنگ: زه بحیثیت د نوبنار ایم پی اے مولانا صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو خپله خبره کړه ده۔

انجینئر محمد طارق څنگ: سپیکر صاحب، زه د خلیل عباس خان د دے خبرو تائید کومه
چه دا که باقاعده بیا Debate ته راوړے شی او مونږه۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د هغه به ورته بیا طریقه او بنایمه، د Debate د راوړلو۔

انجینئر محمد طارق څنگ: بنه جی۔ تهینک یوسر، تهینک یو۔

جناب سپیکر: جی، منسټر صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بسم الله الرحمن الرحيم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ډاکټر محمد سلیم: سپیکر صاحب، زه بحیثیت د کمیټی د چیئرمین یو خبره کول غواړم۔
دا خبرے مونږ مخکښ هم ډسکس کړے وے، دا خبره مونږ کړے وه چه هیلتھ
منسټر صاحب به وی، زه به یمه، ټول ایم پی ایز به د نوبنار را جمع شی

جناب سپیکر: منسټر صاحب، تاسو کینی، د هغوی دا خبره واوړئ۔

ڈاکٹر محمد سلیم: د نوبنار ٲول ایم پی ایز او ایم این ایز د راجمع شی، زہ بہ ہم پکبن یم، دکمیٹی نور ملگری بہ ہم پکبن وی، منسٹر صاحب بہ ہم وی، سیکریٹری صاحب د ہم وی، دا Sites چه اوگوری، کوم Sites چه بنہ وی او آئندہ دپارہ دا وی چه شل، دیریش، ٲلویبنٹ کالہ پورے هغے کبن کہ نور ٲہ کار کول وی چه زمکہ ٲیرہ وی او ٲہ Encroachment پکبن نہ وی نو هغه حالات بہ ٲہ موقع بانده اوگورو۔خلیل عباس خان وٲیلی وو چه ٲو ٲو ٲو به ماسرہ اوخوری، تاسو موقعے له راشی نو بنہ خبرہ بہ دا وی چه هغے موقعے له مونر ٲول لار شو، ایم پی ایز ٲول بہ ٲیلو کبن کینی چه کوم ٲلہ دا کثرت فیصلہ وی هغه بہ او منو۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: د عوامو مفاد و تہ، فائده تہ بہ ہم گوری چه فائده کوم ٲائے کبن دہ۔

جناب سپیکر: مولانا مجاہد صاحب!

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: جناب۔

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحب، پلیز آرڈر۔

وزیر صحت: د ٲاکٹر سلیم صاحب سرہ مے اتفاق دے خو د مخکبن نہ چه خلیل عباس ورور کوم ٲوائنٹس Raise کری دی، د هغے clarification لہر کومہ۔ یو خو دوی دا خبرہ او کرلہ چه دا کٹیگری اے ہسپتال ٲہ 1993 کبن منظور شوے دے نو د Categorization د درجہ بندی چه دا کومہ ٲالیسی جوہرہ شوے دہ، دا فوجی حکومت کبن جوہرہ شوے دہ او مخکبن بہ ئے دے تہ D.H.Q ہسپتال وٲیل او فوجی حکومت ٲہ صوبہ کبن دا درجہ بندی کریے وہ او د مختلفو ہسپتالونو د آبادی ٲہ بنیاد ئے دا فیصلہ کریے وہ چه دلته بہ کٹیگری `بی` جو ٲیری او دلته بہ کٹیگری `اے` جو ٲیری او ٲہ دے منصوبہ بانده بیا عمل موجودہ حکومت او کرو یعنی Implement موجودہ حکومت، کرہ دا خبرہ او د هغے مطابق د نوبنار ہسپتال چه وو نو دا کٹیگری `بی` وو۔ د دے اعلان وزیر اعلیٰ صاحب هلته ٲہ یو جلسہ کبن کریے وو، دا ئے کٹیگری `اے` تہ Convert کریے وو۔ دوی چه کوم

پوائٹس Raise کړی دی، یو خو موجوده چه کوم هسپتال دے نو د دے چه کومه زمکه مونږ ته Available ده دے وخت کښ، دا 178 کنال زمکه ده او حکومت به ، لکه د دوئ دا خدشه بالکل تهیک ده چه مستقبل کښ، په Future کښ Extension کښی چه دے هسپتال کښ نو څنگه به کښی؟ نو په 178 کنال کښ په دے وخت کښ چه مونږه کوم بلډنگ جوړونو د موجوده حکومت پالیسی دا ده او د Consultants او دهغوی په مشاورت باندے چه دا Vertical project به مونږه Develop کوؤ، Three storey building به وی او په هغه کښ به مونږه Four storey دپاره هم گنجائش پریږدو او دا Three storey building به په 67 کنال کښ جوړیږی نو مونږه سره اوپن ایریا چه ده د Future extension دپاره، دا 111 کنال پاتے کښی مزید-محترم وزیر اعلیٰ صاحب چه هلته وزب او کرو نو هغه Consultant د اسلام آباد نه راغله وو هغوی دا خبره او کړله، Consultant کومه وه، هغوی دا او وئیل چه تاسو سره دلته، څنگ چه دوئ نشاندھی او کړله، خوا ته زمکه شته دے او د هغه Proposal دا وو چه دا نوره هم تاسو Acquire کړی، په نغدو پیسو باندے ئے واخله ځکه چه Future کښ تاسو سره نور هم ډیر زیات گنجائش وی۔ نو د هغه دپاره ، بیا چه دے کښ کوم د فوډ ډیپارٹمنٹ گودامونه دی، د سوئی کیس لائن تیر شوے دے ترے، دغه شان د قبرستان خبره دوئ او کړه او بیا ریلوے لائن، یو خودا ده چه ریلوے ډیپارٹمنٹ په دے باندے Stay اغستے وو او هغه Stay مونږه Vacate کړے دے او دا زمکه چه ده، دا د محکمه صحت زمکه ده۔ زمونږ سره درے Options ووپه دے سلسله کښ، یو Option مونږ سره دا وو چه مونږه دا د زور D.H.Q چه کوم دے، هغه سره څه شاملات دی، چه په هغه موجود کړے وے خو هغه ډیر کم وو، په هغه باندے دومره لوئے هسپتال نه جوړیدو او دویم Option دا وو، دا دوئ چه کومه زمکه او وئیله، هغه ماوزب کړے ده چه هغه د دے هسپتال نه، د مین روډ نه، د دے سنتر نه تقریباً درے څلور کلومیتره فاصله باندے، څلور کلومیتره فاصله باندے ده، بل Option دا وو او Second option دا وو چه دا کوم موجوده ځائے دے زمونږه، چه دا د مین روډ په غاړه دے، د زور هسپتال سره تقریباً د یو کلومیتر په فاصله کښ دے او چه کوم زمونږه مین جی تی روډ

دے چہ پہ دے باندے ، مطلب د حکومت دا کومہ منصوبہ دہ چہ یرہ پہ ہر خائے باندے د داسے یو لوئے ہسپتال Develop شی ، داسے یو لوئے ہسپتال جوڑ شی۔ دہغے پہ نتیجہ کبن بہ پہ دے غتو ہسپتالونو باندے بوجھ او رش کم شی نو یو خودا پہ داسے پوائنٹ باندے واقعہ وہ، د ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ زمکہ وہ، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، دا بالکل ثابتہ دہ، د ریونیو ڈیپارٹمنٹ د ریکارڈ نہ ثابتہ کرہ مونرہ، چہ دا د ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ زمکہ دہ او ہم دغہ شان پرتہ وہ۔ دا بلہ زمکہ ہم ستیٹ پراپرٹی دہ، پہ دے کبن ہم شک نشتہ دے خو مونرہ دا خوبنہ پہ دے کرہ چہ یو خودا زور ہسپتال تہ نزد دہ، یو دمین روڈ پہ غارہ باندے دہ او بل د ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ خپلہ ، دا د ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ زمکہ دہ۔ بیا وزیر اعلیٰ صاحب ددے مشکلاتو، ددے مسئلو د حل دپارہ، د کومو چہ دوئی ذکر او کرو، ددے دپارہ وزیر اعلیٰ صاحب پہ ہغہ خائے کبن یو کمیٹی اعلان کرہ چہ دہغے چیزمین بہ ہیلتھ منسٹر وی، سیکرٹری فوڈ بہ وی پکبن، سیکرٹری ہیلتھ بہ وی پکبن او منسٹر فوڈ بہ وی پکبن او دہغے کمیٹی میتنگ مونرہ پہ 6 اپریل باندے راغوبنتلے دے او د چہ اپریل پہ میتنگ کبن بہ مونرہ د نوبنار ڈسٹرکٹ کوارڈینشن افسر ہم راغوارو، دہغے خائے د ورکس اینڈ سروسز نمائندگان بہ ہم راغوارو او دغہ شان د ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ Representatives بہ ہم موجود وی، فوڈ والا بہ ہم موجود وی۔ پہ ہغے کبن چہ دا خومرہ ہم دوئی دا پوائنٹس Raise کرل، یو خودا چہ مونرہ د سوئی گیس د پائپ لائن او د ریلوے لائن دپارہ بالکل خالی خائے پریبنودلے دے یعنی پہ دے موجودہ نقشہ کبن خالی خائے پریبنودلے شوے دے یعنی ہغہ دہسپتال سرہ ہیخ دغہ، یعنی ہسپتال دہغے لار نہ دہ راگیرہ کرے بلکہ دہغے دپارہ ئے خائے پریبنودے دے۔ بل دا چہ د قبرستان، حقیقت دا دے چہ قبرستان پہ دغہ کبن دننہ راخی، دہغے دپارہ چار دیواری ہم دہغے نہ گیر چاپیر وی او قبرستان بہ پہ ہغے خپل خائے باندے موجود وی او ددے دپارہ دلارے منظوری ہم باقاعدہ پہ نقشہ کبن راغلی دہ او پہ دے سکیم باندے تراوسہ پورے د Consultancy پہ مد کبن 1.318 ملین روپے خرچ شوی دی، دہغے پہ باونڈری وال باندے۔ زمونر چہ تیر شوے کوم دہیلتھ کمیٹی میتنگ شوے وو، پہ ہغے کبن ما ہم شرکت کرے وو او پہ دے

ایشو باندے پکبن ڊیر زیات ڊسکشن شوے وو۔ خلیل عباس صاحب چه دا موجود کوم پوائنٹس Raise کرل، دا ئے هلته هم Raise کړی وو، د دے Clarification هلته هم مونبره کړے وو۔ بیا په هغه کبن دے نتیجے ته مونبره اورسیدلو چه هغه کمیٹی په دے نتیجے اورسیدله چه مونبره به د هغه خائے وزت کوؤ، خپله به وزت کوؤ د نوبنار او ډاکټر سلیم صاحب د کمیٹی چیئرمین دے، هغوی دا خبره په دے فلور باندے هم او کرله او ما ورسره اتفاق کړے وو۔ مونبره په هغه کمیٹی کبن په دے خبره باندے اتفاق کړے وو چه فی الحال به کار جاری وی که کمیٹی لارله او دا دواړه Sites ئے وزت کرل او د نوبنار منتخب نمائندگان ایم پی ایز او ایم این ایز کیناستل او هغوی په دے خبره باندے اتفاق او کړو چه دا Site بدلول پکار دی نو بیا خوبه ئے بدلو Otherwise کار به په دے باندے جاری وی۔ دهغه کمیٹی، هیلتھ کمیٹی په میتنگ کبن دا فیصله نه وه شوے چه په دے باندے د کار بند شی۔ اوس هم زه دا ریکوسټ کوم خلیل عباس خان وروتره چه زه بالکل په هغه خبره باندے، په هغه Commitment، چه دوی کله هم میتنگ مقرر کړی، زه به ټول مصروفیات پریردمه او دهغه خائے ایم این ایز ته به هم ریکویسټ کوؤ، دهغه خائے ایم پی ایز ته به هم ریکویسټ کوؤ بلکه زه خو وایمه چه ډسټرکټ ناظم د هم پکبن شریک شی او ټول به لار شو په دے باندے به کینو او متفقہ طور باندے که څه نتیجے ته اورسیدلو نو هغه متفقہ نتیجے به بیا Implement کوؤ۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! اجازت دے جی؟ هیلتھ منسټر صاحب ڊیرے بنے خبرے او کړے جی خودے کبن جی ما دا خبره کړے وه چه، د 67 کنال دا خبره خو اوس راوتہ چه په 67 کنال به بلډنگ جوړیږی جی، سپیکر صاحب، ما دا خبره کړے وه چه دا زمکه 171 کنال ده، منسټر صاحب اووئیل چه 178 ده، 178 صیح ده خو زما کوم بنیادی پوائنټ دے جی، هغه دا دے چه دے زمکه کبن چالیس پنتالیس کنال Encroachment دے، په هغه کبن د فوډ ډیپارټمنټ، د فیډرل فوډ ډیپارټمنټ، د پاسکو گودامونه دی، د دے دپاره به دوی دا گودامونه Demolish کوی جی، په منصوبے باندے، په باؤنډری وال باندے کار شروع

شوی دے۔ گودامونہ نہ دی Demolish شوی، سبا ئے فیڈرل گورنمنٹ Demolish کوی یا نہ ئے Demolish کوی نو بیا بہ دا منصوبہ آخریہ کوم حال باندے پرتہ وی، دلته کبن بہ Incomplete ہسپتال وی، پہ مینخ کبن بہ ئے فوڈ گودام وی، د دے بہ خہ صورت حال وی جی؟ یا خو منسٹر صاحب تہ ما اووئیل جی، چہ مونر تہ ہغوی اووائی چہ پہ دے میاشت کبن بہ ہغہ گودامونہ Demolish شی او مونر تہ د دا ہم اووائی چہ دے کبن بہ دوی خومرہ پیسے فیڈرل گورنمنٹ تہ د گودامونہ پہ عوض کبن ورکوی؟ سپیکر صاحب، پہ دے کبن قبرستان دے جی، Encroach شوی دے۔ آیا د نوبنار خلق بہ دا پریز دی چہ د قبرستان د پاسہ کاراوشی؟ سوال نہ پیدا کیری جی۔ بل خوا سیند دے جی، درے اہخ نہ ئے سرک دے جی، کوم خوا بہ غی او بل دا جی، چہ درے او خلور Storey، تاسو زمونر ہغہ حالات او گورئی چہ زمونر پہ ہسپتالونو کبن یو کس بیمار وی نو شل ورسرہ نور خلق وی، پہ ڈبل ٹریپل ستوری ہسپتال کبن بہ، برنڈے بہ ڈکے وی ہر خہ بہ، یعنی خہ حالات بہ وی جی؟ تاسو دے تہ او گورئی لڑ، ہغہ پریکٹیکل سوچ دے تہ ورکری جی، چہ پہ ڈبل او ٹریپل ستوری ہسپتال کبن زمونر ہغہ چہ کوم حالات بہ وی پہ ہغے کبن بہ خنگہ رش بہ وی او خنگہ گند رش بہ وی پکبن۔ خکہ زما دا استدعا دہ چہ پہ دے بل خائے باندے د غور اوکری او دوی خبرہ اوکرہ چہ پہ منصوبے باندے بہ کار جاری وی او پہ دے بہ میتنگ کوؤ، د حکومت بہ پیسے لگی پرے او سبا بہ فیصلہ کوؤ چہ دلته ئے جو رو کہ نہ جو رو، زما خیال دے جی، پہ دے باندے لڑہ نظر ثانی پکار دہ۔

وزیر صحت: زما خیال دے، یو خو آنریبل ممبر صاحب زما خبرہ وانہ وریدلہ۔ ما دوی تہ دا اووئیل چہ پہ 6 اپریل مونر دہغے کمیٹی میتنگ راغبنتلے دے، ہغہ کمیٹی بہ دا Decide کوی چہ د فوڈ دا گودامونہ چہ دی دا د پراونشل گورنمنٹ پراپرتی دہ، دا ریکارڈ بہ مونر چیک کوؤ، کہ د فیڈرل گورنمنٹ دہ یا د پراونشل گورنمنٹ دہ نو پہ خہ طریقہ باندے بہ دا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اخلی، دوی تہ بہ د دے پہ مقابلہ کبن خہ شے ورکوی؟ دا بہ پہ دغہ تاریخ باندے مونرہ Decide کوؤ۔ دا ہول Relevant چہ خومرہ ڈیپارٹمنٹس دی دا بہ ہول پہ

دے کین موجود وی یو خودا۔ دویم دوئی د ډبل ستوری او د تریل ستوری خبره او کړله جی نو ډبل ستوری او تریل ستوری اوس رواج دے، په ټوله دنیا کین دی، جناب سپیکر صاحب، په هر څائے کین رواج دے او دلته اوس زمونږ په دے ملک کین چه اوس د زمکے کمے راخی د دے نه علاوه بله لار نشته، بل Way out نشته دے، دا زمونږ مجبوری ده چه ډبل او تریل ستوری دلته هم، دا یو Concept دے په پینور کین هم چه مونږه هسپتالونه جوړ کړی دی هم دغه شان موجود کړی دی، خودا خوده چه د زمکے د کمی په وجه باندے مونږه سره بله لار نشته چه مونږه به ډبل ستوری او تریل ستوری جوړوو او د دے د Feasible کیدو ما یو پوائنٹ او وئیل چه دا د هیلتھ ډیپارٹمنٹ وو او بل دا په مین روډ دے، مین جی تی روډ باندے دے، بل د دے موجوده چه کومه د Categorization زمونږه پالیسی ده، د دے مطابق هسپتال چه ته جوړوے نو دا به زور هسپتال، کوم چه زور D.H.Q د دے، هغه سره به ئے جوړوے یا به ئے هغه ته نزدے جوړوے، دا زور D.H.Q ته نزدے دے نو د دغه پالیسی مطابق هم دے، لهدا زه دا ریکویسٹ کومه چه دوئی په دے باندے نور اصرار نه کوی او مونږه، مخکین کوم اتفاق په کمیټی کین شوی وو او دوئی پکین پخپله موجود وو او دوئی هم په دے خبره باندے اتفاق کړے وو، هغه کمیټی به فیصله او کړی دهغه کمیټی چه څه فیصله وه، هغه به مونږه Implement کوؤ۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! هسے خبره خو نه شی کیدے خو هسے خان پوهه کوؤ چه دوئی دا او فرمائیل چه دا کمیټی به کینی، په دے به خبره کوی او Already کار پرے روان دے، سبا که دا کمیټی فیصله او کړی چه دا کار د بند کړے شی نو په دے چه څومره پیسے لگیدلے وی نو هغه به ضائع شی۔ زما به دا درخواست وی منسټر صاحب ته چه د کمیټی رپورٹ پورے یا د کمیټی فیصلے پورے د هغه Stop کړے شی او بل عرض مے دا دے چه دوئی وائی چه دے باندے به کینو، هغه پته به کوؤ چه د فوډ دا گودامونه چه دی دا د چا زمکه ده؟ چه د مرکز ده که د صوبے ده، بنه ده یا بده ده او یو هغوی چه څنگه وائی چه کمیټی، ماخو نه ده لیدلے، دوئی وائی چه پنځلس سوه کناله زمکه پرته ده او په جی تی روډ باندے ده، چارسده مردان روډ باندے ده نو پکار دا ده چه کینی او په

خپلو کین فیصله او کړی، خو هغه پورے زما ریکویسٹ دے چه کمیٹی یو فیصله او کړی اوس که سبا دوی په کمیٹی کین فیصله او کړی چه دے خائے کین نه، دے بل خائے کین به جوړوؤ نو هغه کومے پیسے چه د عوامو به پرے لکیدلے وی د دے سرکاری خزانے نه نو هغه به ضائع شی نو په دے که په شپږم تاریخ باندے میتنگ کوی، هغه پورے د کار بند کړے شی او چه په شپږم تاریخ فیصله اوشی نوبے شکه کار د شروع شی۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسین: زه بشیر بلور صاحب ته عرض کوم چه د خدائے د پاره زما په حلقه کین عمل دخل مه کوہ۔ (تقتے) دا زمونږ کار دے، مونږه ئے پیژنو، مونږ ته ئے حقیقت معلوم دے، مونږ ته ئے فائده معلوم ده چه په دے کین د چا فائده ده؟ باقی د فوډ ډیپارٹمنٹ گودامونه دی، هغه به لرے کړی او د هغه د پاره به دومره زمکه مونږ ته راشی چه بیا به هغه اومره زیاتے۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: مولانا صاحب جی، زمونږ د پاره ډیر قابل احترام دے۔ د مولانا صاحب هره خبره په گل بدله خو زما صرف دا یو استدعا ده چه سائیت Clear نه دے، زما استدعا دا ده، لږ په دے خبره سر، تاسو لږ په دے غور او کړئ، لا سائیت Clear نه دے جی۔

Mr. Speaker: Mrs. Riffat Akbar Swati, MPA, Mrs. Nasreen Khattak, MPA, Mrs. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, and Mr. Israr ullah Khan Gandapur, MPA, to please move their joint Call Attention Notice No. 700 in the House. Mrs. Riffat Akbar Swati, MPA, please.

محترمہ رفعت اکبر سواتی: شکریه مسٹر سپیکر سر۔ جناب سپیکر! "میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ میں نے گزشتہ سال اس ایوان میں تحریک التواء جمع کرائی تھی جس پر اسمبلی میں بحث بھی ہوئی تھی اور اسے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا جس میں ضلع مانسہرہ کے سکولوں کے لئے خوردنی تیل میں کچھ خرد برد ہوا تھا، لیکن تاحال اس کی رپورٹ ایوان میں پیش نہیں کی گئی اور مسئلہ کھٹائی میں پڑ گیا ہے، لہذا اس اہم مسئلے پر فوری بحث کی جائے"۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Mrs. Nasreen Khattak, MPA, please.

Mrs. Nasreen Khattak: Hon'able Speaker Sir! The mover has already spoken on the issue, but I would just like to support it and

چہ مونبرہ کوم حقوق زنانو ته ورکوؤ د اسلام په رنرا کبن نو هغه خو يو ازم نه دی
ورکړی او نه چا ورکړی دی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: حبيب الرحمان خان۔

جناب حبيب الرحمان: مهربانی، جناب سپیکر۔

جناب محمد ارشد خان: مونبرہ جی یو خبره کړه وه، مخکبن هم د دے ایجوکیشن باره
کبن، تاسو ته به یاد شی او بیا پرے تاسو اولیکل چه 25th باندے، 25 تاریخ
باندے به په دے باندے خبره اوشی، په هغه کبن هم رانغے نوزه وایم چه مکمل
تعلیمی پالیسی باندے د د خبرو د پارہ وخت اوتاکلے شی۔

جناب سپیکر: تاسو مهربانی اوکړی، ارشد خان صاحب تعلیمی کمیشن ته
او غواړی کنه۔

وزیر تعلیم: او به ئے غواړو جی۔ بنه جی۔

جناب سپیکر: حبيب الرحمان خان۔

جناب حبيب الرحمان: بسم الله الرحمن الرحيم هـ - شکریه جناب سپیکر، اکبر
سواتی صاحبے چه کومه خبره کړه ده، چه کوم وختے دا شئے کمیٹی ته راغے
نو فوری طور مونبرہ په دے ایکشن واغستو، مونبرہ یو سب کمیٹی په رومبی خل
باندے جوړه کړه او پخپله پکبن د دے نوم، مولانا عصمت الله صاحب او دوی،
خو د بدقسمتی نه خدائے پاک دا بیماره کړه نو اووه اته میاشته خو دا وه نه۔
اصلی صورتحال دا دے، دے چه کوم دغه کړه وو، یو دا چه دا تیمان سوری
شوی دی او بل دا چه دا Time barred دی، دے دوه Issues باندے خبره ده۔
دوه درے میتنگونه مونبره، یعنی د بدبختی نه دوی باندے بیماری فوری طور
راغله، مونبره په دے باندے فوری طور ایکشن واغستو، هغه موقعے له مونبره
سب کمیٹی اولیرله، د هغوی د رپورت مطابق په تیمانو کبن د ترانسپورٹیشن په
وجه باندے معمولی غوندے سوری شوی وو، هغه بالکل څه خبره نه وه، د Time
barred پارہ لیبارتري کبن مونبرہ تیسٹ اوکړو او هغه رپورت بالکل O.K راغے
چه تیل Time barred نه دی او بالکل تهیک دی۔ د دوی په ریکویسٹ باندے

لکہ د دوئی پہ حکم باندے مونبر دا مہربانی ورسره اوکڑہ چہ ما یو ریکویسٹ گورنمنٹ تہ اوکڑو او د مانسہرے د Distribution پارہ مویو سپیشل گارڈے دوئی لہ ورکڑو چہ آئندہ د پارہ پہ مانسہرہ کبن، مونبرہ دومرہ حدہ پورے کار کرے دے۔ اوس چونکہ، دوئی چہ بیا راغلل او زما سرہ ئے ذاتی طور خبرہ اوکڑہ نو ما ورتہ او وئیل چہ ستاسو پہ دغہ باندے مونبرہ عمل کرے دے، مونبرہ یو سپیشل تیم د دیپارٹمنٹ لیرلے دے، دا تولے خبرے مونبرہ چہانر کڑی دی، ہیخ قسم پہ ہغے کبن نہ د غبن خہ خبرہ راغلے دہ البتہ د دے پہ ریکویسٹ باندے مونبرہ پہ مانسہرہ کبن د نورو سکولونو پہ ہغے کبن د شامیلدو د پارہ ہم سفارش کرے دے۔ خومرہ پورے چہ اسمبلی تہ د خبرے راوڑو خبرہ دہ، د ہغے وجوہات دا وو چہ چونکہ د یو کال نہ دا بیمارہ وہ، اتہ میاشتے یا نہہ میاشتے، Mover چونکہ دا وہ، لہذا مونبر دا فیصلہ پہ دے باندے کرے دہ او دوئی تہ

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک چھوٹی سی تصحیح کرنا چاہتی ہوں کہ Mover صرف اکیلی نہیں تھیں، اگر یہ بیمار تھیں تو اس وقت میں موجود تھی، مجھے اس کمیٹی میں شامل کیا جاتا اور مجھ سے بات کی جاتی۔

آوازیں: اوہو، اوہو، اوہو۔

جناب حبیب الرحمان: اس بارے میں میری ریکویسٹ ہے کہ دوسری Mover رفعت اکبر سواتی صاحبہ تھیں اور۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اگر مجھے بلا لیا جاتا تو میں تو موجود تھی۔

Mr. Speaker: Please address the chair.

جناب حبیب الرحمان: ہم نے تو فیصلہ کر لیا تھا اور کاپیاں بھی Circulate ہوئی ہیں تو یہ پوزیشن ہے اس کی کہ اس میں نہ کچھ غبن ہوا ہے اور نہ اس میں کوئی پوری ہوئی ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر، مجھے اجازت دی جائے، بہت لمبی بات ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: لمبی، بات مختصر کرنی چاہئے کیونکہ مجھے اور بھی آئیڈیمز لینے ہیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی ہاں، بالکل۔ مسٹر آزیبل سپیکر سر، پہلے تو میں تھوڑا سا ریکارڈ یہاں پر ان کا Clear کر دوں۔ میری بیماری تو ایک ہمانہ بن سکتی ہے لیکن اس صوبہ کے کام تو چلنے ہیں اور درستگی سے

چلنے ہیں، میں بیمار ہوں یا نہ ہوں۔ دوسری بات یہ ہے سر، کہ اس کی جو رپورٹ آئی تھی اور اس August House کو بھی پیش ہونی چاہئے تھی، وہ کسی کے پاس نہیں ہے، میں نے سب سے بات کی ہے اور پوچھا ہے۔ چونکہ وہ رپورٹ نہیں ہے اس لئے ہمیں یہ پتہ نہیں کہ انہوں نے خود ہی بیٹھ کر اس کمیٹی میں کیا کیا ہے۔ کیا فیصلے کئے ہیں، کیا اقدامات انہوں نے کئے ہیں؟ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے، جناب عالی، ورلڈ فوڈ پروگرام کا ایک چارٹر ہے، اس کے تحت تمام Distribution ہوتی ہیں۔ ان لوگوں نے یہ کس طرح اختیار خود لے لیا اور سکولز بھی Identify کر دیئے ہیں، ہم نے یہ کر دیا ہے، ہم نے وہ کیا ہے تو پھر اس کی رپورٹ کم از کم مجھے بھیجینی چاہئے تھی، مجھے Satisfy کرنا چاہئے تھا۔ وہ Insist کر رہے ہیں کہ میں Mover تھی تو جناب والی، آپ پلیز اس پر وولنگ دیں کہ میں اگر Mover تھی تو میرے ساتھ تو اور خواتین بھی اس میں شامل تھیں۔

جناب کاشف اعظم: پوائنٹ آف آرڈر جی، وہ آپ کو جناب والی کہہ رہی ہیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر، میں تردید کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ مجھے جناب والا فرما رہی ہیں۔

جناب کاشف اعظم: جناب والا دے، جناب والی نہ دے۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب والا۔ (قہقہہ)، جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تو مسٹر آرنیبل سپیکر سر، مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ اس August House میں جب کبھی بھی ہم کوئی اہم نوعیت کا مسئلہ لے کر آتے ہیں تو میرے خیال میں اس کو اتنی توجہ سے اور اتنی Curiosity اور اتنی Zealousness اور اتنی Enthusiasm سے نہیں لیا جاتا اس کو بانی پاس کیا جاتا ہے اور ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ شاید اس اسمبلی میں ہم صرف کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں یا اپنی Existance بتاتے ہیں یا ہم گیلریز کو Play کر رہے ہیں تو ایسی بات نہیں ہے۔ ہم یہاں پر بہت اہم مسئلے لیکر آتے ہیں اور آپ کے چیز کے Permission کیساتھ ہی پیش کرتے ہیں تو اس کے اوپر پھر اہم معاملات میں جو فیصلے ہوتے ہیں، کم از کم اس August House سے یہ تو پوچھا جائے کہ کتنے ممبران کے پاس اس کی رپورٹ ہے؟ کتنے لوگوں کو پتہ ہے کہ بھئی اس میں ان لوگوں نے خود بخود بیٹھ کر وہ بندر بانٹ کر لی یا انہوں نے کوئی فیصلے کر لئے یا انہوں نے اپنی مرضی سے کچھ کیا ہے۔ سر، اگر

اس ایشو کو میں زیادہ اٹھاتی ہوں تو اس میں پتہ ہے کیا ہوتا ہے؟ ورلڈ فوڈ پروگرام والے ان کی یہ ایڈ بند کر دینگے۔

جناب سپیکر: اوہو، اوہو۔

آوازیں: اوہو، اوہو، اوہو۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Yes اور آپ چاہتے ہیں کہ یہ ایڈ بند ہو، اگر نہیں چاہتے تو ہمارے ساتھ Cooperate کریں، Coordinate کریں اور اپنی مرضی سے فیصلے مت کریں۔ ان فیصلوں میں اس سائڈ کی بینچرز پر جو لوگ بیٹھے ہیں، ان کو شامل کریں۔

جناب سپیکر: ضرور۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: اور Movers کو شامل کریں۔

جناب سپیکر: ضرور شامل کریں گے۔ ضرور، ضرور شامل کریں گے۔ Next میں یہ، ریزولٹ کے بارے میں میں بتا رہا ہوں کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر ہوا تھا، اس معرزا ایوان سے اور یہ سٹینڈنگ کمیٹی کی پراپرٹی نہیں ہے، یہ اس معرزا ایوان کی پراپرٹی ہے۔ اس کی تفصیلی رپورٹ آئے گی اور یہ تفصیلی رپورٹ ہاؤس میں پیش ہوگی اور پھر اس پر Deliberations ہونگی پھر ہم Decision لے سکیں گے۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: Thank you Sir. Thank you very much.

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان، Discussion on Agriculture Income Tax،

etc، اس میں آبیانہ اور وہ وغیرہ، جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: قاری محمود صاحب! زما پہ خیال ستاسو سبجیکٹ دے۔

قاری محمود (وزیر زراعت): نہ جی، د فنانس دے۔

جناب سپیکر: فنانس دے، بنہ، بنہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی

کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر۔

جناب عبدالاکبر خان: اس اسمبلی نے اس سے پہلے جتنے بھی موضوعات پر ڈسکشن کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب! ستاسو سیٹ بہ گورے زہ، مطلب دادے کہ دغہ کوئی نو تاسو او مجاہد صاحب بہ زہ جدا کر۔

جناب پیر محمد خان: دے چہ کوم خائے تہ بوخئی ما ورسره اولبرئی - مونرہ جدا کیرو نہ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: اس اسمبلی نے اس سے پہلے جتنے بھی موضوعات پر ڈسکشن کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے اہم موضوع ہے۔ اہم جناب سپیکر، اس لئے کہ اس موضوع کا تعلق اس صوبے کی ان 80 فی صد عوام سے ہے جو دیہاتوں میں رہتے ہیں جناب سپیکر، اور جو سٹیٹ بینک کی رپورٹ کے مطابق اس ملک کے سب سے زیادہ غریب لوگ ہیں۔ ان موضوعات کا تعلق جناب سپیکر، ان لوگوں سے ہے جن کی وجہ سے آج ہم اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ اہم اس لئے ہے جناب سپیکر، کہ یہ ان لوگوں کا مسئلہ ہے کہ جنہوں نے یہاں پر ہمیں بھیج کر، کسی کو چیف منسٹر، کسی کو منسٹر اور کسی کو سپیکر اور کسی کو ممبر بنا دیا ہے جناب سپیکر اور جناب سپیکر، میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم اس لئے ہے کہ یہ صوبے کے 80 فی صد لوگوں کو دیہاتوں میں روزگار فراہم کر رہی ہے، اس سے 80 فی صد لوگ جو دیہاتوں میں رہتے ہیں، ایک قسم کی Employment ان کو ملی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، جب Employment گورنمنٹ نہیں دے سکتی اور ایک سیکٹر ایسا ہے جو Employment دے رہا ہے اور آپ اس سیکٹر کو Discourage کرتے جائیں گے جناب سپیکر، تو لامحالہ وہ لوگ بیروزگار ہونگے، وہ لوگ شہروں کا رخ کریں گے اور یہاں پر ہر قسم کے پراہملز پیدا کریں گے اور جو لوگ زمینداری کرتے ہیں یا کاشتکاری کرتے ہیں وہ لوگ بھی جب اپنے ہی Profession سے، جب وہ Productive نہ ہوں، جب وہ Attractive نہ ہوں، جب ان کو ان سے کوئی منافع نہیں ملتا جناب سپیکر، تو نیچرلی وہ Profession کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ یہ موضوع انتہائی اہم ہے اور ان ہی لوگوں نے اس صوبے میں ایک Change لانے کے لئے یہاں پر ایک Political decision لی تاکہ ان کو ریلیف مل سکے، تاکہ ان کو آسانی ملے اور انصاف مل سکے جناب سپیکر۔ فرق یہ ہوتا ہے، مجھے معلوم ہے جناب سپیکر، کہ یہاں پر مجھے اب جو بھی گورنمنٹ بینچرز سے جواب دے گا، میں سمجھتا ہوں کہ

اس کو یہ جواب کسی نے تیار کر کے، اس شخص نے تیار کیا ہو گا جو ارنکنڈیشنڈ بیڈروم سے نکلا ہو گا، ارنکنڈیشنڈ گاڑی میں بیٹھا ہو گا، ارنکنڈیشنڈ دفتر میں بیٹھا ہو گا اور پھر بھی ارنکنڈیشنڈ گاڑی میں جائے گا اور ارنکنڈیشن میں ہی رہے گا، اس کو کچھ پتہ نہیں کہ دیہات میں کیا ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، فرق یہی ہوتا ہے کہ جو لوگ Status-quo کے قائل ہوتے ہیں وہ Status-quo کو توڑنا نہیں چاہتے، پولیٹیکل لوگ Status-quo کو توڑنے کے لئے آتے ہیں۔ جب یہ حکومت برسر اقتدار آئی تو آپ جناب سپیکر، دیکھیں کہ پنجاب نے ایگریکلچر انکم ٹیکس 25 جریب پر معاف کیا، وہاں پر Water Rate جس کو ہم آبیانہ کہتے ہیں، وہ Per acre فکس کیا گیا، وہاں پر Interst 14% زمینداروں سے کم کر کے 9% کر دیا گیا، یہاں پر ہم نے کیا پالیسی دی؟ میوزک بسوں میں بند کر دیا، سائن بورڈز کو ہٹا دیا سنیماؤں سے۔ اب دیکھئے نا جناب سپیکر، اگر آپ ریلیف دیتے ہیں ایک Segment کو، Percentage کو تو ان لوگوں کے لئے کتنی آسانی پیدا ہو گی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ آپ یہ نہ دیکھیں کہ یہ کون کہہ رہا ہے، آپ یہ دیکھیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ خدا کے لئے یہاں پر ہم صرف ڈسکشن پہ ڈسکشن نہ کریں کیونکہ جناب سپیکر، آپ تو گئے ہونگے، ہمارا تو Interaction ہے، بہت زیادہ عوام کے ساتھ اور وہ بہت تنگ آچکے ہیں۔ یہ جو تین چار مسئلے ہم نے اکٹھے کئے ہیں، وہ بہت تنگ آچکے ہیں، اس ملک کا کاشتکاران طریقوں سے تنگ آچکا ہے۔ جناب سپیکر، آپ نے یہ ایجنڈے میں شامل کیا ہے کہ زرعی انکم ٹیکس، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ نے اسے ایجنڈے میں شامل کیا ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کی تقریر کے Notes لے رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: اوہ، تھینک یو جی۔ ایگریکلچر انکم ٹیکس، اس لفظ کو دیکھیں، لفظ ہے کہ وہ ٹیکس جو زراعت سے آمدنی پر لگایا گیا ہے۔ کیا مجھے حکومت یہ بتا سکتی ہے کہ یہ ایگریکلچر انکم ٹیکس ہے؟ کیا یہ ٹیکس انکم پر لیا جا رہا ہے؟ کیا یہ ٹیکس فکسڈ نہیں ہے جناب سپیکر؟ جب آپ کا قانون یہ ہے کہ یہ ایگریکلچر انکم ٹیکس ہے کہ جتنی آمدن ہو گی اسی حساب سے ٹیکس لگے گا تو پھر آپ فکسڈ کیسے لے رہے ہیں؟ جناب سپیکر، آپ خود سوچیں کہ جب ایک زمیندار فصل تیار کرتا ہے، اوپر سے ٹالہ باری ہوتی ہے اور اس کی فصل تباہ ہو جاتی ہے تو پھر بھی یہ کارندہ جاتا ہے کہ انکم ٹیکس دے دیں، اس نے اس پر جتنا خرچہ کیا ہے، اس کو اپنا وہ خرچہ ہی

نہیں مل رہا تو پھر اس کی انکم کہاں سے آگئی تو میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ ایک غیر قانونی، بلکہ میں تو اس کو غنڈہ ٹیکس کہوں گا جناب سپیکر، کہ جب اس کی انکم نہیں ہوئی ہے یا آپ نے انکم Determine نہیں کی ہے، آپ نے اس کو بتایا نہیں ہے کہ آپ کی اتنی انکم ہے، آپ Per acre کے حساب سے لگا رہے ہیں تو یہ تو فکسڈ ٹیکس لے رہے ہیں آپ تو ایگر یکلچر انکم ٹیکس نہیں لے رہے ہیں جناب سپیکر اور پھر آپ سال بہ سال اس کو بڑھا رہے ہیں اور جناب سپیکر، آپ خود سوچیں کہ پھر یہ Crop oriented tax، یہ فکسڈ ٹیکس بھی Per acre نہیں ہے، یہ فکسڈ ٹیکس Crop oriented ہے کہ اگر آپ کا گنا ہے تو اس پر Per acre اتنا ہوگا، اگر آپ کی گندم ہے تو Per acre اتنا ہوگا تو جناب سپیکر، نہ تو آپ انکم ٹیکس لے رہے ہیں کہ اتنی اتنی انکم کی ہے، اس سے لے رہے ہیں۔ دوسرا جناب سپیکر، آپ Crop پر ٹیکس لے رہے ہیں، اگر فکسڈ لے رہے ہیں تو Per acre کر لیں، اس سے کیا ہوا جناب سپیکر، کرپشن کے دروازے کھل گئے۔ میں اگر پٹواری کو 200 یا 500 روپے دیتا ہوں تو میرے گنے کو وہ گندم لکھ لے گا، اگر کوئی پیسہ نہیں دے گا تو اس کی گندم کو گنا لکھ لے گا تو آپ اس سے گنے کے حساب سے ٹیکس لیں گے جس نے گنا کاشت ہی نہیں کیا ہے اور جس نے گنا کاشت کیا ہے اس سے گندم کے حساب سے ٹیکس لیں گے تو جناب سپیکر، یہ ایک غلط طریقہ ہے۔ یہ ٹیکس جب لگایا گیا تو اس صوبے کے بہت، تقریباً میں نہیں سمجھتا کہ 200 یا ڈیڑھ سو زمینداروں پر یہ ٹیکس تھا، آہستہ آہستہ اس کو بڑھا کر اب ایک کنال پر لگا دیا گیا ہے، ایک مرلے پر بھی لگا دیا گیا ہے اور یہ بھی نہیں دیکھتے کہ اس سے آمدن ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی۔ جناب سپیکر، میں اس سلسلے میں کچھ تجاویز آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں بلکہ آپ اور حکومت سے کہ، میں جی، سمجھتا ہوں کہ یا تو اس کو Waive off کیا جائے، آپ یقین کریں، کیونکہ Double taxation آپ کیسے کر سکتے ہیں۔ وہاں آپ ان سے Water rate لے رہے ہیں، یہاں آپ ان سے مالیہ لے رہے ہیں، وہاں آپ لوکل ریٹ لے رہے ہیں اور یہاں آپ اس پر ایگر یکلچر ٹیکس اور نام دیتے ہیں ایگر یکلچر انکم ٹیکس کا بلکہ آپ ایگر یکلچر ٹیکس اس سے لے رہے ہیں تو یہ Double taxation ہے۔ جناب سپیکر، میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کو Waive off کریں۔ اگر حکومت Waive off نہیں کر سکتی تو جناب سپیکر، پھر آپ، اگر سندھ میں 32 جریب پر معاف ہے، پنجاب میں 25 جریب پر معاف ہے تو آپ کم از کم 20 جریب پر معاف کر لیں اور میں یہ بھی نہیں کہتا جناب سپیکر، میں یہ بھی نہیں کہتا کہ گورنمنٹ کو خسارہ ہو، ٹھیک ہے جتنی Amount آپ لے رہے ہیں، 20 جریب پر معاف کریں باقی جو Land بچ جاتی ہے اس پر

زیادہ کر لیں تو آپ اپنا کھاتا بھی برابر کر دیں، لوگوں کو ریلیف بھی مل جائیگا اور Crop oriented taxation سے لوگوں کو نجات بھی مل جائے گی پٹواریوں کے پاس جانے کی اور منتیں کرنے کی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، ہم اس لئے یہ تجویز دیتے ہیں کیونکہ حکومت والے تو ایک پیسہ ریلیف دینے کے لئے تیار نہیں ہیں تو میں یہ تجویز دے رہا ہوں کہ اگر آپ ریلیف نہیں دے سکتے، Waive off نہیں کر سکتے تو آپ ایک Limit تک اس کو معاف کر دیں جو باقی زمین والے ہیں، ان پر آپ زیادہ کر کے Per Jareeb اس پر لگا دیں، بجائے اس کے کہ آپ اسکو Crop oriented کریں۔ جناب سپیکر، یہ جو دوسرا موضوع ہے Water Rate کا، جس کو ہم آبیانہ کہتے ہیں، میں جناب سپیکر، آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن چونکہ یہ مسئلہ بہت اہم ہیں اس لئے میں اس پر ذرا بات کرنا چاہتا ہوں۔ اب جناب سپیکر، Water Rate کیا ہے؟ Water Rate وہ ٹیکس ہے جو حکومت اس پانی کے بدلے لے رہی ہے کہ جو پانی زمیندار زمینوں میں استعمال کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، 1875 میں جب First settlement ہوئی تو یہ Demarcate ہو گیا، ساری زمین Demarcate ہو گئیں جناب سپیکر اور پھر اس میں Ownership confirm ہو گئی کہ کس کس کی ملکیت ہے۔ جناب سپیکر، 1890 میں جب پہلی Canal system جو لوئر سوات کینال ہے، جو آپ کے سوات، درگئی سے ہو کر چارسدہ اور اس طرف آتی ہے، یہ پہلی کینال سسٹم ہے کہ جو بنائی گئی، 1890 یا 1895 میں بنائی گئی۔ Determine ہو گیا کہ اس کینال سے Two hundred acres per cusecs یعنی مطلب ہے کہ ایک کیوسک پانی 200 ایکڑ زمین کو سیراب کرے گا۔ چونکہ Land determination پہلے ہو چکی تھی تو پتہ تھا کہ اتنی زمین ہے، اتنے کیوسک پانی کی ضرورت ہے۔ وہ کیوسک کے لئے نہر بنائی گئی جناب سپیکر۔ پھر اس کی Distributries اور Minors بنائے گئے اور پھر Minors اور Distributries سے Outlets، جس کو آپ ناکہ بھی کہتے ہیں، وہ حساب کتاب بنا دیا گیا۔ چونکہ زمین بنجر تھی جناب سپیکر، کوئی Hardly one percent or two percent کیونکہ بارانی تھی اور بنجر تھی اور Holdings بھی بہت زیادہ تھی، آبادی بھی اتنی نہیں تھی تو انگریزوں نے Water Rate کو کس کرنے کے لئے ایک انصاف پسند، میں کہتا ہوں انصاف والا طریقہ نافذ کیا، کہ آپ جتنا پانی استعمال کریں گے اتنا ہی پانی پر ٹیکس لگے گا۔ پھر انگریز نے سال کو دو حصوں میں تقسیم کیا، دو فصلوں میں سے ایک کو فصل حریف کہتے ہیں اور ایک کو فصل ربیع کہتے ہیں۔ پھر Determination ہوئی کہ کونسی فصل زیادہ پانی لیتی ہے اور کونسی فصل

کم پانی لیتی ہے۔ جو فصل زیادہ پانی لیتی ہوگی جس طرح گنا جو سال بھر کی فصل ہے یا باغ جو سال بھر کی فصل ہے، اس پر Water Rate زیادہ کر دیا گیا، گندم جو بہت کم پانی لیتی ہے کیونکہ وہ اکتوبر نومبر میں کاشت ہو جاتی ہے اور اپریل میں پھر کٹ جاتی ہے تو جناب سپیکر، انہوں نے اس پر کم ریٹ لگا دیا۔ اب جناب سپیکر، حالت یہ ہے کہ 25% increase، آپ ذرا غور کریں جی، Per year twenty five percent increase، ٹھیک ہے جناب سپیکر، اگر آپ 25% increase کرتے ہیں تو جو Original تھی اس پر کریں یعنی جس وقت آپ یہ نوٹیفیکیشن یا جو Law بنا رہے تھے کہ اس وقت اگر دس روپے فی جریب ٹیکس تھا تو آپ Twenty five ہر سال اڑھائی اڑھائی روپے کے حساب سے بڑھاتے، لیکن نہیں جناب سپیکر، ہمارے ساتھ تو ہندوستانیوں کا کردار ہو رہا ہے، ہم سے تو سود در سود لیا جا رہا ہے۔ آپ دیکھیں جناب سپیکر، Eight hundred rupees per acre گئے کا Water Rate ہے، 800 روپے Per acre اور اگر اس حساب سے جس حساب سے یہ اضافہ کر رہے ہیں تو Next year, twenty five percent means one thousand روپے تو وہ دیتا نہیں ہے کہ جتنا آپ اس سے پانی کا لے رہے ہیں تو یہ کہاں کا انصاف ہے جناب سپیکر۔ کہتے ہیں کہ ہماری Holdings کم ہے، میں کہتا ہوں کہ جب Holdings کم ہو تو Per acre زیادہ آتی ہے، جب آپ Mechanized farming نہیں کر سکتے، جب آپ کی Farming manual ہو تو Manual farming پر تو آپ کا خرچہ زیادہ آئے گا لیکن آپ کا Mechanized farming پر خرچہ کم آئے گا۔ جب Land holding کم ہے تو آپ Mechanized farming تو کر نہیں سکتے، جب آپ Mechanized farming کر نہیں سکتے، Manual farming کریں گے تو آپ کا Per acre cost بھی زیادہ ہوگا۔ پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ پنجاب میں اگر Holding زیادہ ہے تو وہاں پر جو Per acre rate ہے، جو کہتے ہیں کہ پاکستان کا سب سے مالدار ترین صوبہ ہے، جو کہتے ہیں کہ وہاں پر کاشت کار بہت زیادہ خوشحال ہے، جو کہتے ہیں کہ وہاں پر Holding بہت زیادہ ہے، زمینیں لوگوں کی بہت زیادہ ہیں اور ہم تو یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ جو لے رہے ہیں Per acre زمینداروں سے اور ابھی تو اس چیف منسٹر نے تو اس کو فکس کر دیا ہے، Crop سے بھی ہٹا دیا ہے۔ اب جناب سپیکر، یہ الگ لاجبہ ہے۔ ادھر پٹواری آتا ہے اور جب وہ گرداوری کرتا ہے تو اس کی مرضی ہے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں تو وہ بادشاہ ہے۔ میرے خیال میں آپ کے علاقے میں ابھی آئے ہونگے، آپ کو پورا پتہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 74-1973 میں۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا، تو پھر ابھی آپ کو پتہ لگ گیا ہو گا کہ کتنے بادشاہ ہیں۔ تو جناب سپیکر، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انتہائی ظلم ہے۔ آپ ایک Crop پر، جس کا پتہ بھی نہ ہو کہ ایک منٹ میں وہ Crop آپ کی ختم ہوتی ہے اور آپ اس سے 800 روپے فی ایکڑ کے حساب سے آبیانہ لیتے ہیں۔ میں جناب سپیکر، کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں، جو بھی منسٹر صاحب جواب دینگے اس کا، کہ جی یہ کہتے ہیں کہ یہ O&M cost ہے جو کہ ہم زمینداروں سے لیں گے یعنی بتنا Irrigation-----

جناب سپیکر: اگر سارے ممبران صاحبان آپ کی تقریر پر اتفاق کریں گے تو جواب کے لئے منسٹر صاحب کو میں تلاش کر لوں گا۔ (توقہ)

جناب عبدالاکبر خان: میں اگر غلط-----

جناب سپیکر: نہیں، اگر یہ اتفاق کریں گے کہ یہ تقریر کافی ہے تو اس پر-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں اگر غلط نہ ہوں تو-----

جناب سپیکر: نہیں، نہیں یہ ٹھیک ہے۔ میں تو ہاؤس سے پوچھنا چاہ رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا۔

جناب سپیکر: اس لئے کہ وقت کم ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: پھر میں نہیں بولوں گا جی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں بولیں نا۔ بشیر بلور صاحب اور دوسرے سارے ممبران کہیں کہ بھئی ہمارا وقت انہیں دیدیں اور پھر اس کے بعد-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ یہ Increase اس لئے کر رہے ہیں کہ یہ ایریگیٹیشن ڈیپارٹمنٹ کا Expenditure، جس طرح پبلک ہیلتھ والے ہیں، اب سکیموں پر کر رہے ہیں۔ یہ لوگوں سے لینے کے لئے کہ کتنا خرچہ ہوا، کتنی زمین Irrigated ہے، اس پر تقسیم کرو کہ Per acre کتنا آتا ہے اور پھر آہستہ 2010 تک 25% کے حساب سے، ہم پوچھتے ہیں جناب سپیکر، ہم تیار ہیں، جو کینال سسٹم پر خرچہ ہے وہ ہم تیار ہیں لیکن جناب سپیکر، آپ مجھ سے تو وہ خرچہ نہ لیں جو آپ باقی چیزوں پر کر رہے ہیں۔ اگر آپ اور چیزوں پر ایریگیٹیشن ڈیپارٹمنٹ میں خرچہ کر رہے ہیں تو میرے کھاتے میں کیوں ڈال رہے ہیں، اگر آپ Lift Irrigation Scheme پر خرچہ کرتے ہیں تو میرے

کھاتے میں کیوں ڈال رہے ہیں، اگر آپ ٹیوب ویل سے پانی Lift کر کے اس پر خرچہ کر رہے ہیں تو کینال سسٹم سے وہ پیسہ کیوں لے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ہم کہتے ہیں کہ جس طرح C&W میں M&R کو آپ نے Devolve کر کے ڈسٹرکٹس کو دے دیا اسی طرح ایریگیشن میں بھی M&R کو Devolve کر کے ڈسٹرکٹس کو دیدیں نا، ہمارے کھاتے میں کیوں جناب سپیکر، ڈالتے ہیں۔ اسی طرح جناب سپیکر، اس کا ڈیولپمنٹ، اگر آپ اور ڈیپارٹمنٹس کے ڈیولپمنٹ، اے ڈی پی کر رہے اور ADP میں ڈال رہے ہیں تو ایریگیشن کی ڈیولپمنٹ سکیمز آپ کیوں ایریگیشن کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں، اگر آپ نے دس سیکشن بنا کر کہ یہ چیف انجنیئر ڈیمز، چیف انجنیئر فلانہ، چیف انجنیئر فلانہ بنائے ہوئے ہیں، ان کے آفسسر بنائے ہیں تو وہ خرچہ ہمارے کھاتے میں کیوں ڈال رہے ہیں۔ جناب سپیکر، میری ایک درخواست ہے کہ جس طرح پنجاب میں Per acre rate مقرر کیا گیا ہے، ہم کہتے ہیں ہم غریب ہیں لیکن ہمیں منظور ہے، ہم کہتے ہیں ہماری Holdings ان سے کم ہیں لیکن ہمیں منظور ہے۔ خدا کے لئے ہمیں اور ہمارے بچوں کو تباہ نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، وہ ایک تورہ گیانا۔ (تمتھے)

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب عبدالاکبر خان: دے کچی آبادی باندھے بہ تہ او وائے۔ جناب سپیکر، میں، یہ جو فیس عائد ہے اٹارنی پر، سر، یہ اٹارنی پر جو فیس ہے جناب سپیکر، ایک عجیب طریقہ کار بنایا گیا ہے اور میں حکومت کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ اس سے حکومت کو بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ اس پوائنٹ کو اٹھایا تھا لیکن اس کو Seriously نہیں لیا گیا۔ جناب سپیکر، Mutation، Transfer of ownership ہوتی ہے کہ آج میں اگر مالک ہوں اور میں اگر اپنی زمین بیچتا ہوں یا دیتا ہوں تو کل آپ مالک ہونگے تو اس کو Transfer کہتے ہیں۔ اس کے دو طریقے تھے جناب سپیکر، ایک رجسٹری کے ذریعے اور ایک General mutation سے۔ رجسٹری میں گورنمنٹ کو فیس ملتی تھی اور عام روٹین میں عام Mutation سے نہیں ملتی تھی اور رجسٹری پر جو بھی کرتا تھا وہ آخر میں Mutation automatically اس کی ہو جاتی تھی۔ اب جناب سپیکر، ڈسٹرکٹ کو نسل جب سے آئی ہے تو انہوں نے Mutation fee لگا دی کہ 3% یا 2%، یہ حساب

ہوگا۔ اب جناب سپیکر، جو آدمی زمین بیچتا ہے تو آپ یہ یاد رکھیں کہ Pre-emption Act کے ڈر کی وجہ سے، وہ اگر زمین دس ہزار روپے پر بیچی ہو اصل میں تو جو خریدنے والا ہے وہ پندرہ ہزار لکھے گا تاکہ کل اگر شفعہ میں یہ زمین اس سے چلی گئی تو اسے زیادہ پیسے ملیں گے تو ہمیشہ جو خریدنے والا ہوتا ہے، وہ زیادہ پیسے لکھتا ہے لیکن جناب سپیکر، اسی Mutation fee کو جب Auction کیا گیا ٹھیکیداروں کے پاس، تو ٹھیکیداروں نے لوگوں سے پیسے لینے شروع کر دیئے۔ اب ایک اور ڈرامہ شروع ہوا کہ جی، میں کہتا ہوں کہ میں نے زمین دس ہزار پر بیچی ہے اور ٹھیکیدار کہتا ہے کہ نہیں تم نے دس ہزار پر نہیں بیچی ہے، تم نے بیس ہزار پر بیچی ہے، تم مجھے بیس ہزار پر ٹیکس دو گے۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے تو دس ہزار پر بیچی ہے، کیا ہوا جناب سپیکر؟ کہ یہاں پر ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے نوٹیفیکیشن نکالا، Determination کر دی، کہا اگر آپ حیات آباد میں مثال کے طور پر زمین بیچتے ہیں تو اس کی فی کنال قیمت اتنی ہوگی، اگر آپ جھگڑا میں زمین بیچتے ہیں تو فی کنال اتنی ہوگی تو ڈرامہ کہاں سے شروع ہوا جناب سپیکر، Fixation، اگر میں دس ہزار پر خریدوں یا دس ہزار پر بیچ دوں، وہ مجھے کہتے ہیں کہ تو نے بیس ہزار پر دینے ہیں کیونکہ اس میں بیس ہزار روپے لکھے ہوئے ہیں لیکن درمیان میں ایک اور چیز آگئی کہ مثال کے طور پر جون میں اس کا Auction ہوتا ہے، یہ پوائنٹ میں کہتا ہوں کہ آپ ذرا ذہن میں ڈال لیں کہ جون میں اس کنٹریکٹ کا جو Fee collection کا کنٹریکٹ ہوتا ہے، وہ جون میں ہوتا ہے کیونکہ فسٹ جولائی سے وہ مٹا ہوتا ہے، یہاں پر وہ ڈی آر او کیساتھ ملکر ٹھیکیدار اگست یا ستمبر میں نیا نوٹیفیکیشن Increase کا نکال لیتے ہیں جو Competition ہوئی کنٹریکٹ کی، گورنمنٹ کو تو اسی حساب سے پیسے ملتے ہیں جو جون میں کنٹریکٹ ہوا ہے، جون میں ایگریمنٹ ہوا ہے اس کے حساب سے پیسے ملتے ہیں لیکن یہاں پر کیا ہوا جاتا ہے کہ وہ اگست میں نوٹیفیکیشن کر کے -----

جناب سپیکر: Enhancement-

جناب عبدالاکبر خان: وہ Enhance 20 %، 25% کر لیتے ہیں۔ وہ 20 %، 25% گورنمنٹ کے کھاتے میں تو نہیں آتے کیونکہ ٹھیکیداروں کے ساتھ تو انہوں نے معاہدہ کیا ہوا ہوتا ہے جناب سپیکر! اس طرح ہر ڈسٹرکٹ سے لاکھوں روپے ڈی آر او اور ٹھیکیدار کی ملی بھگت سے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ میں نے تھوڑا سا وقت زیادہ لے لیا ہے، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب، یو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او بالکل جھگڑا صاحب، ماہم پہ دے پسے، ما وئیل چہ بالکل تاسو، دا خو ستاسو سبجیکٹ دے، دغہ خو ہسے زیاتے کوی، Encroachment ئے اوکرو۔

جناب افتخار احمد جھگڑا: سر، زما دا ریکویسٹ دے جی، دا یو ڈیر Important issue دہ او زما خو نوم پکبن نیشته دے۔

جناب سپیکر: خہ نو وایہ، بس تا تہ موقع دہ، بس تا۔۔۔۔۔

جناب افتخار احمد جھگڑا: دوئ نہ دا دغہ بہ اخلم چہ دوئ او وئیل، دا یو لینڈ ٹیکس، ایگریکلچر انکم ٹیکس دے، لکہ صرف یو ٹیکس نہ دے جی، لینڈ ٹیکس، ایگریکلچر انکم ٹیکس د او بو چہ دے آبیانہ مونرہ ورتہ وایو، دا پہ خپل خائے دہ او آبیانہ او زکوٰۃ بیل کت کیری د زمیندار نہ نو دوئ خو دا سبجیکٹس Cover کرو، خو Overall ئے نہ دے کرے، زہ خو وایم چہ دا ٲول خہ وائی دا تاسو دے کمیٹی تہ حوالہ کرئی جی، دلته بنہ زمیندار دی، دوئ د کینی جی، د صوبے Interst د پارہ، دا قانون چہ دے Revise کول غواری، د نورو صوبونہ بہ ہم معلومات اوشی او زما پہ خیال باندے، دے خو ہسے وائی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما پہ خیال ڈیر معقول تجویز دے۔

جناب افتخار احمد جھگڑا: دا ٲول جی، د ٲولے صوبے فائدہ دہ۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی، فضل ربانی صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: نہ خبرے بہ اوکرو، بیا بہ دوئ خبرے اوکری کنہ۔

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال، گورئی جی، داسے چل دے کنہ، خبرے تاسو، دوہ خلور تقریرونہ پرے کیری کنہ خو دوئ دا دغہ کوی چہ، یعنی دا سٹینڈنگ کمیٹی تہ بہ ریفر کرو، یو Comprehensive recommendation بہ اوکرو، دے ایوان تہ بہ راشی او پہ ہغے بہ بیا ہر یو تقریر اوکری۔

پھر آخر میں یہ فیصلہ ہوا کہ کمیٹی ایسی بنائی جائے جس کا میں چیئر مین ہوں۔ میرے ساتھ چار سیکرٹریز بھی ہیں، اس میں ہم ان لوگوں کو بھی ساتھ رکھ لینگے اور کوئی ایسا فیصلہ کریں گے کہ جن لوگوں نے ہمیں کامیاب کیا ہے اور جن لوگوں نے ان کو کامیاب کیا، دونوں طرف سے لوگ مطمئن ہو سکیں۔ بہت بہت شکریہ۔
(تالیاں)

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم پوائنٹ کی طرف، جس طرح منسٹر صاحب نے کہا اور جس طرح میں نے کہا کہ یہ ایگریکلچر انکم ٹیکس ہے۔ آج جناب سپیکر، میرے پاس وہ آرڈیننس ہے، اس آرڈیننس کے مطابق یہ دو Fixations کی ہیں کہ اتنے لاکھ ہونگے اور مجھے، یہ سارے زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں، ایک بتادیں کہ کہیں ایگریکلچر کی انکم پر ٹیکس لیا گیا ہے یا Fix لیا جا رہا ہے؟، یہاں پر تو لکھا ہے کہ اگر آپ کی انکم دس لاکھ سے زیادہ ہے تو اتنے پر سنٹ آپ دینگے، اگر آپ کا بیس لاکھ سے زیادہ ہے تو اتنے پر سنٹ دینگے لیکن فیلڈ میں تو لوگوں سے فی ایکٹر کے حساب سے لیا جا رہا ہے جناب سپیکر، یہ تو اس لاء کی Violation ہو رہی ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت: وہاں ان سارے ایشوز پر بات ہوگی، ہماری حکومت-----
جناب سپیکر: جی، بشیر احمد بلور صاحب، ٹھیک ہے آپ نے وہ، جی۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زہ ستاسو ڈیر مشکوریم۔ زہ زیاتے خبرے نہ کوم خوصرف دا عرض کوم چہ خپل Preview کبن د دوئی لبر دا Extension اوکری چہ دا، ہغہ بلہ ورخ اخبار کبن راغلی وو چہ پنجاب حکومت چہ دے، سا رہے بارہ ایگر زمکہ، ستیت بینک چہ دے، ہغہ بہ زمیندارو تہ فری ورکوی، ورسره دا راغلی دی چہ ہغہ بہ تخم ہم ورتہ فری ورکوی او درے کالو د پارہ ہغہ آبیانہ بہ ہم پہ ہغے باندے معاف وی نو زما دا ریکویسٹ بہ وی چہ پنجاب دا کوی نو پکار دا دہ چہ زمونہ حکومت ہم پہ دے غور اوکری او پہ دے باندے د خبرہ اوکری۔ بل عرض دا دے چہ د کچی آبادی بارہ کبن خبرہ دہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: تاسو ته علم دے چہ د پنجاب حکومت چہ دے، ټول کچی آبادی چہ دی هغه ئے خلقو ته ورکری دی۔ زما حلقه کبن هم، پيښور کبن هم داسے کچی آبادی شته او خلق پکبن د ډيرے مودے نه آباد دی، ما هغه د پاره يو قرارداد هم ستاسو په آفس کبن ورکړے دے، هغه نه دے راغله، زما به دا خواست وی چہ دے کمیټی کبن دا خبره هم اوشی، چہ د کچی آبادی باره کبن هم د خلقو سره خبرے اترے اوشی او چرته که څه جائز معاوضه ترے حکومت اخلی نو وادخلي خو هغه د خلقو ته ورکری، دا بالکل غریب خلق دی، پنجاب خو دا فيصله کړے ده چہ د 1985ء نه مخکبن چہ څومره کچی آبادی دی، ټولے ئے خلقو ته ورکری دی نو پکار دا ده چہ حکومت هم داسے يو فيصله اوکری۔ سپیکر صاحب، د آبیانے خبره ده، زمونږ گیاره هزار کیوسک اوبه چہ دی، هغه پنجاب او سندھ استعمالوی، دا زمونږ Water Accord کبن تاسو لیدلی دی، هغه کبن شته۔ زما هم حکومت ته دا خواست به وی چہ مرکز ته دا اووائی چہ د آبیانے پیسے چہ مونږه دخپل يو غریب زمیندار نه اخلو نو زما اوبه چہ هغه استعمالوی نو هغه پیسے چہ واخلو نو زما یقین دے چہ د دے آ بیانے هډو ضرورت به نه وی زمونږ صوبه کبن۔ پنجاب، تاسو او گورنر سپیکر صاحب، د هغوی د آمونو باغونه، د هغوی یو یو باغ چہ دے په دوه دوه کروړه روپو باندے خرڅیري خود هغوی آبیانے او د هغوی دا ټیکسونه چہ دی، هغه کم وی او زمونږ د صوبے زیات وی۔ زه مشکور یم د وزیر صاحب چہ هغوی زمونږ د خبرو نه مخکبن دا اووئیل چہ مونږ دے باندے کینو، کمیټی به فيصله کوی، دا به ډیره بڼه خبره وی چہ دے خلقو ته ریلیف ملاؤ شی سپیکر صاحب۔ زمونږ صوبه چہ ده، تاسو ته علم دے چہ مونږ ډیر زیات د بندرگاه نه لرے ناست یو او زمونږ دلته انډسټری نیشته، نور څه کارروبار نیشته د خلقو، دا لږ غوندے مات گوډ زمینداره ده، هغه کبن هم دا کله د گدون آزمائشی جهگړه اوشی، کله یو ځائے کله بل ځائے، لږے لږے زمکے دی د خلقو، هغه باندے چہ دا ټیکسونه هم زیات شی نو هغه زما یقین نه دے چہ خلق به د خپلو بچو هم په دے لږو زمکو باندے پالنه اوکری۔ سپیکر صاحب، زمونږ بدقسمتی دا ده چہ اربونه روپے مونږ مرکز ته ورکوؤ د خپل زراعتو، خالی د تماکو پیسے خو هغه مونږ ته، د هغه جواب

جناب نادر شاہ: زہ بہ جی، دوئی تہ درخواست اوکرم، بیا بہ دوئی خبرہ اوکری، اول بہ زہ یو خبرہ اوکرم جی۔

جناب سپیکر: زما بہ، جی دا مخکنی تہ تائم ورکرہ، امانت شاہ صاحب تہ، بیا بہ تاسو تہ تائم درکرو۔ جی امانت شاہ صاحب۔

جناب امانت شاہ: عبدالاکبر خان ہم پہ دے خبرہ اوکری، بشیر بلور صاحب اوکری، افتخار جھگرا صاحب ہم اوکری جی، زمونرہ ہم د دوئی سرہ مستقل پہ دے باندے اتفاق دے خکے چہ کوم ایگریکلچر انکم ٹیکس دے، دے کین یو خودا دہ جی، چہ زمونرہ نہ عشر پہ هغے کین ادا کیری، عشر جدا، زکواۃ چہ کوم دے نو هغه جدا، بیا انکم ٹیکس د هغے نہ علاوہ دے، بیا د دے نہ علاوہ یو بل ظلم ہم دا کیری جی، چہ تقریباً د پینچو شیرو کالو هغه ٲول ٹیکس راغونہ کری او پہ یو کال ئے زمیندار تہ اولیری چہ تا باندے دومرہ ٹیکس راغله دے او دا ٹیکس بہ تہ ادا کوی، اوس زمونرہ زمیندار د پینچو شیرو جیرو کسان دی یا د لسو جیرو بول خلق دے، چہ کوم د لسو جیرو مالکان دی یقیناً هغوی تہ دغه تکلیف ورمخامخ دے۔ چہ کوم د سوونو جیرو مالکان دی نو هغه خلقو تہ دومرہ زیات تکلیف، حقیقت دا دے چہ نہ ورسیری خو زیات تکلیف دغه خلقو تہ ورسیری نو مونرہ دا غوارو چہ کم از کم پندرہ جریبہ پورے د معاف کرے شی یا بیس جریبہ پورے، خنگہ چہ پنجاب کین دہ۔ کہ چرتہ کین هغه نشی کیدے نو کم از کم پندرہ جریبہ پورے یا بیس جریبہ پورے د دمعافتی یو اعلان اوکری شی او د هغے نہ چہ کومہ سیوا دہ نو هغے باندے د ٹیکس اولگی۔ دے نہ علاوہ چہ کومہ د کمیٹی خبرہ راجہ فیصل زمان صاحب اوکرلہ، زما دغه تجویز خوبن دے، چہ خنگہ جھگرا صاحب اووئیل چہ دے سرہ سٹینڈنگ کمیٹی، چہ کوم زمونرہ د دے هاؤس جوړہ دہ دغه کمیٹی د ہم دوئی سرہ کینی او یو لوئے انداز باندے د، یو ہنکلے طریقے سرہ قانون سازی د هغے د پارہ اوکری۔

جناب سپیکر: جی نادر شاہ صاحب۔

جناب نادر شاہ: شکریہ، سپیکر صاحب۔ زمونرہ د دے خپلو محترم ممبرانو تجویزونو سرہ اتفاق دے خو بنیادی خبرہ دا دہ، زمونرہ زمیندار زمونرہ پہ ملک

کین خپلے شوے قوم دے او ټول عمر چه کوم دے بوجه راغورزوی حکومت، چه کوم حکومت راخی نو هغه بوجه په زمیندار باندے غورزوی او په یو ځائے کین ترے، لکه په یو ټیکس باندے د هغوی نه صبر نه کوی چه گنی یو ټیکس پرے اولگوی، هغه یعنی د هغوی آمدن ته نه گوری، د هغوی چه څومره آمدن راخی بیا چه هغه کوم مال خرڅوی، د هغے د پاره هم د زمیندار غریب سره دا اختیار نیشته چه د هغے د پاره پخپله ریټ مقرر کړی، که تما کو راوری نو ریټ ورله ټویکو بورډ والا مقرروی، د هغوی خوبنه ده که پرے رلئی کیری نو بیا هغوی له، هغه ټیکسونه ترے اخلی خو څوک ورله یو پیسه نه ورکوی که گنے اخلی نو دلته ئے شوگر مل والا لوټ کوی، د هغوی خپله خوبنه ده، ورله ریټ خپل تری۔ که گوره ترے اوباسی نو دومره شے دے چه دمنډئی والا خپله خوبنه ده چه هغه ورله څه ریټ تری که سبزی پرے کری نو د سبزی والا منډئی له راشی، هغه ورله خپل ریټ تری۔ دا دومره شے دے چه حکومت هم ریلیف نه ورکوی، د یخوا ئے دا خلق لوټ کوی، د اسی (80) فیصد آبدائی انحصار هم په هغه خلقو باندے دے نو جی، آخر دا زمیندار خلق به کوم خوا ته ځی؟ د یخوا ته چه هغوی ته کومے سرے دی، هغوی ته چه کومے دوايانے ملاویږی، د هغے ریټونه ورځ په ورځ باندے چه کوم دے غورزیږی، د غریب سپری ژوند، د زمیندار هغه تباہ و برباد دے لهذا زمونږ حکومت ته دا درخواست دے چه تاسو په دے او اوبه چه کومه اوبه ملاویږی، زما سره داسے علاقه ده چه په هغے کین هغوی ته هم د سکیم اوبه چالو دی او هم ورته د نهر اوبه دی نو د نهر هم ترے ټیکس اخلی او د سکیم هم تر اخلی او د یخوا واپدا والا بجلی نه ورکوی، اخوا چه هغوی ته اوبه نه رارسی، فصل ئے تباہ وی نو په دے حالاتو کین چه کوم دے، بیا کال په کال 25 فیصد په هغے باندے Increase کیری او ټیکس پرے سیوا کیری لهذا زمونږه خپل حکومت ته درخواست دے چه تاسو په دوئ باندے دا ټیکس د سیوا کولو په ځائے په دوئ باندے دا ټیکسونه کم کړئ او بل زه دا ټپوس د حکومت نه کوم چه دا کوم دوئ زمونږ نه په شوگر کین کین کوم ټیکس دے د Road Cess او دا چه کوم په ټویکو کین زمونږ نه وصولوی، دوئ په دے کین د مونږ ته په دے دیها تو کین، کم از کم زما په ایریا کین خو تما کو هم ډیر دی او گنی دی، دوئ د په دے

سبرنی کال ماتہ پہ دیویلمنٹ کبن ہلتہ او بنائی چہ مونبرہ پکبن خومرہ بیسہ لگولے دہ نو آخر د دوئ نہ د تیکس شہ دغہ راخی؟ شکریہ۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: شاہ صاحب۔

سید مظہر علی قاسم: شکریہ، جناب سپیکر۔ ایگریکلچر انکم ٹیکس کے سلسلے میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں جی، کہ آج کل ایگریکلچر کے اوپر جو ٹیکسسز لگتے ہیں اس میں ایک ہے، ایگریکلچر انکم ٹیکس، وہ اسی ہزار روپے تک کے ایگریکلچر انکم کو Exempt کر کے اس کے اوپر Slaps کے حساب سے لگاتے ہیں، وہ آگیا ہے ایگریکلچر کی آمدنی پر۔ جو سب سے زیادہ پر اہم بنی ہوئی ہے جناب والا، وہ لینڈ ٹیکس پر ہے جی۔ لینڈ ٹیکس یہ ہے کہ یہ Specify کرتے ہیں کہ اس آمدنی کی اتنی زمین ہے اور اس کے اوپر اتنا ٹیکس ہے۔ اب آپ مثال کے طور پر سر، خود بہاڑی علاقوں میں رہتے ہیں، وہاں پر Terrace fields ہوتی ہیں جی۔ Terrace fields کے اندر جو ایریگیٹیشن چینل بنتا ہے وہ کچا ایریگیٹیشن چینل ہوتا ہے جسے لوگ اور کاشتکار اپنی مدد آپ کے تحت بناتے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اگر میں آپ کو ہموار زمین دیوں تو آپ اپنی بہاڑی زمین مجھے دینے کے لئے تیار ہیں؟

سید مظہر علی قاسم: سر، میں نے تو آپ کی بات کی ہے کہ آپ بہاڑی زمین پر رہتے ہیں جی، میں نے آپ کی مثال دی ہے، اپنی نہیں دی ہے سر۔

جناب سپیکر: جی۔ (تہقہ)

سید مظہر علی قاسم: سر وہاں پر Terrace fields جب بن جاتے ہیں سر، تو اس کے بعد وہاں پر وہ لوگ دو فصلیں کاشت کرتے ہیں، اب ان لوگوں سے کہ جن کی دو کنال زمین ہے یا پانچ کنال زمین ہے یا دس کنال زمین ہے، ان سے بھی اسی حساب کے مطابق لینڈ ٹیکس لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میرے خیال میں، ایوان میں جو Consensus ہے، منسٹر صاحب نے بھی بات کی اور اتفاق کیا، میرے خیال میں اس پر اگر وہ کمیٹی جو حکومت نے بنائی ہے اور یہاں پر ایگریکلچر کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے، وہ Joint efforts کریں اور یہ ٹرمز آف ریفرنس، جو ایجنڈے پر ہیں، یہ لے لیں اور اس پر، Comprehensive report، اپنی، Recommendations تیار کریں۔ میرے خیال میں اب مزید Discussion سے تو۔۔۔۔۔

سید مظہر علی قاسم: میں سر، ایک چیز کی ایڈیشن کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ٹرمز یہاں پر لکھے ہیں، اس کے اندر ایگر ٹیکس، پمپنگ ٹیکس کا ذکر ہے ایگر ٹیکس لینڈ ٹیکس کا ذکر نہیں ہے۔ تو وہ Kindly اس میں Include کریں، تو بالکل جس طرح آپ کہہ رہے ہیں، ٹھیک کہہ رہے ہیں جی۔

جناب جاوید خان مومند: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جاوید خان مومند صاحب۔

جناب جاوید خان مومند: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب جاوید خان مومند: عبدالاکبر خان صاحب چہ کومہ خبرہ او کپہ او زمونر افتتاح جھگڑا صاحب چہ کومہ خبرہ او کپہ نو دا واقعی خبرہ دہ، زرعی انکم ٹیکس او د آبیانے خبرہ دہ۔ زمونر خو ہغہ بدقسمتہ علاقہ دہ چہ چرتہ د سرہ ہڈو زرخیزہ دہ نہ۔ پہ مونر باندے دوہ نہرونہ راغلی دی، یو irrigation دے، یو Lift irrigation دے، پہ سکیم خو تیرہ کروڑ روپیہ Per annum د ہغوی اخراجات دی، پہ مونر باندے ڈبل آبیانہ راخی او باوجود د دے چہ اوبہ، چہ خومرہ زمونر د نہر Length دے، ایک لاکھ تریپن ہزار، پہ منے کین ایک لاکھ سولہ پورے اوبہ راخی، دا بقایا د ایریگیشن ہغہ ضرورت ہم نہ پورہ کوی، آبیانہ زمونر ڈبل راخی خو افسوس خبرہ دا دہ چہ دلثہ زمونر پہ پاکستان کین د سرہ ہڈو سوچ، Think makers شتہ دے نہ، چہ Think Tank والا خلق نشتہ دے خکے چہ تیرہ کروڑ روپیہ Per annum دوئی ورکوی او زمونر پہ ایریگیشن، Flow ایری گیشن باندے د لفٹ کینال سکیم چہ کومہ طریقہ کار دے، پہ ہغے صرف چالیس کروڑ روپیہ راخی نو کہ سرے سوچ او کپری نو د دریو کالو اخراجات شول نو آیا مونر کہ درے کالہ دا اخراجات بروقت او کپرو نو مونر بہ د تول عمر د پارہ کروڑ روپیہ د اخراجات نہ خلاص شو نو پکار خودا دہ چہ اول خودے خائے تہ بندوبست اوشی او دویمہ خبرہ دا دہ چہ دا کوم افتتاح صاحب خبرہ او کپہ د سٹینڈنگ کمیٹی، زما جناب والا، دوئی مخکین ہم د پتواریانو او ریونیو محکمہ آصف اقبال صاحب تہ حوالہ کرے وہ چہ ہغے کین د پتواریانو د تعیناتی پروگرام ہم وو، ہغہ ہم کینیٹ کمیٹی یو داسے فیصلہ کرے

وہ چہ ہغہ وائی چہ خلق و پراندے روان دی ، پہ 2004ء کبن یورول دے پہ 1994ء کبن یورول دے او دوئی دوبارہ بیا ہغہ 1963ء تہ لارل نو افسوس خبرہ دا دہ چہ پکار دہ چہ مونر مخکبن لار شو، دنن وخت سرہ د ضرورت مطابق یو فیصلہ او کرو، ہغہ 1963ء رولز تہ ضرورت نشتنہ دے نو زہ خودا وایم، زہ خود دے خبرے تائید کومہ چہ کومہ دا مسئلہ دہ چہ دا ستینڈنگ کمیٹی تہ حوالہ شی، زمونر دا مسئلہ او د غسے ----

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب۔

جناب جاوید خان مومند: زہ معذرت سرہ جی، یو خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب۔

وزیر کھیل و ثقافت: سر، بات اس طرح ہے کہ ہمارا نوٹیفیکیشن ہو جائے اور سٹینڈنگ کمیٹی جب میٹنگ میں کہیں تو ہم ان کے پاس آنے کے لئے تیار ہیں، بجائے اس کے کہ ہم ان کو بلائیں، ہم اکٹھے بیٹھ کر اس ایٹو کو Solve کریں گے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ وہ اپوزیشن والا ہے یا گورنمنٹ والا ہے۔ جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: منسٹر صاحب سے میری ریکویسٹ ہوگی اور ہاؤس سے بھی آپ پوچھ لیں کہ اگر ان کا نوٹیفیکیشن ہو تو ساتھ ہی ان کا بھی نوٹیفیکیشن ہو اور ایک بڑی کمیٹی میں اس کو Discuss کیا جائے تاکہ یہ دونوں کمیٹی بیٹھ کر اس پر Extensive طریقے سے بات کر سکیں جی۔

جناب سپیکر: صحیح دہ جی۔

وزیر کھیل و ثقافت: آگے آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا کہ آپ کی جو کمیٹی ہے، سٹینڈنگ کمیٹی جو ہے اور اس کے جو چیئر مین ہیں، مطلب یہ ہے کہ Proportionally اس میں سارے ممبران سمجھدار ہیں لیکن جن کا زیادہ تعلق ایگریکلچر سے ہے تو، ہم جھگڑا صاحب آپ دیدینگے اور آپ Collectively اس کی Comprehensive Report تیار کریں اور۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، بس ایک پوائنٹ رہ جاتا ہے۔ وہ آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن منسٹر صاحب یہ اعلان کریں کہ جو ایکٹ میں لکھا گیا ہے کہ اسی ہزار انکم پرنٹس نہیں ہوگا تو کیا یہ صحیح ہے؟

جناب جمشید خان: خو پیر محمد خان چہ کومہ خبرہ او کرہ جی او د ایم ایم اے حکومت دے او چہ د عشر نظام نافذ شی جی او دا ہول ٹیکسونہ پہ زراعت باندے ختم شی نو ڊیرہ آسانی بہ راشی۔ پہ دے کبن خہ ڊیرہ لویہ خبرہ نیشتہ جی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: حافظ صاحب۔

حافظ حشمت خان (وزیر عشر و زکوٰۃ): محترم سپیکر صاحب! دا خبرہ، خنگہ چہ راجہ صاحب او کرہ، پہ کیبنت میتنگ کبن ڊیر زیات پہ دے باندے Discussion اوشو او دا بالکل حقیقت دے چہ کوم پیر محمد صاحب خبرہ او کرہ، پہ دے باندے زمونہ اوس ہم دا ایمان دے چہ دا د اللہ تعالیٰ ور کرے شوے نظام دے، ور کرے شوے قانون دے او د فطرت سرہ بالکل موافق دے خکہ چہ خوارلس سوہ کالہ مخکین د دوارو جہانو سردار کوم شریعت راوڑے دے، د مسلمان پہ حیثیت باندے زمونہ دا ایمان دے چہ خنگہ قرآن مجید کبن دی چہ "کی لایکون دولة بین الاغنیاء منکم" دولت د د غنیانو پہ منع کبن راجع نہ شی او د دے پہ نتیجہ کبن د مدینے منورے پہ بنار کبن خلقو زکوٰۃ گر خولو او اغستونکے نہ وو۔ خو مصیبت دا دے چہ کومہ اہم موضوع، کہ خبرہ چیرو او Discussion پرے کوؤ نو وائی دا د مرکز سرہ تعلق لری، مونہرہ تہ پہ لار کبن دغہ رکاوٹ دے۔ پہ مرکز کبن د خدائے پاک مونہرہ لہ اختیار را کری نو دا د عشر نظام بہ انشاء اللہ تعالیٰ لاگو کوؤ او بیا بہ انشاء اللہ د دے پہ نتیجہ کبن غربت ختمیری۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: اجلاس کل صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 31 مارچ 2004ء کی صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)